www.KitaboSunnat.com

شیطان کی ریشہ دوانیاں

حدیث نبوی "ولكن في التحريش بينهم" کے تناظر میں

خطاب: فضیلۃ الشیخ مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

تحریر: جناب محمد وقاص طاہر حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام
MAKTABA BAIT-US-SALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی ریشہ دوانیاں

حدیث نبوی "ولکن في التحريش بينهم" کے تناظر میں

خطاب: فضیلۃ الشیخ مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

تحریر: جناب محمد وقاص طاہر حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام
MAKTABA BAIT-US-SALAM

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- حرفِ آغاز: 5
- ولكن في التحريش بينهم 13
- تحریش کا معنی: 14
- حدیث کا مفہوم: 17
- شیطان کی چالوں سے قرآن وحدیث میں تنبیہ: 22
- شیطان کے خطوات (نقش قدم): 25
- ’’تحریش‘‘ کے مجال اور میدان: 31
- 1- دو مسلمان جماعتوں میں تحریش: 31
- 2- دو دوستوں میں تحریش: 33
- 3- میاں بیوی میں تحریش: 33
- 4- دو بھائیوں میں تحریش: 35
- 5- باپ اور بیٹے میں تحریش: 36
- 6- امیر اور مامور کے درمیان تحریش: 37
- **شیطانی تحریش (بگاڑ پیدا کرنے) کی مختلف شکلیں** 40
- 1- قومی یا نسلی عصبیت کا نعرہ بلند کرنا: 40
- 2- جاہلی تہذیب پر فخر کرنا اور اسے زندہ کرنا: 43
- 3- حسد کی آگ لگا کر: 45

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۞ ہابیل و قابیل کا واقعہ: 46

۞ حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا واقعہ: 47

۞ 4- غصہ کرنا: 48

۞ 5- سرداری و منصب کا لالچ: 50

۞ 6- عجب اور خود بینی: 53

۞ 7- کبر و غرور: 56

۞ 8- تعصب: 58

۞ 9- بنیادی اور غیر بنیادی چیزوں میں فرق نہ کرنا: 59

۞ 10- گناہ کا ارتکاب: 63

۞ متنِ احادیث 65

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

إن الحمد لله نحمده، ونستعينه، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، و من سيئات أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران:١٠٢]

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴾

[النساء:١]

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾ [الأحزاب:٧٠ـ ٧١]

أما بعد:

بنیادی طور پر اسلامی معاشرہ دنیا کے تمام معاشروں سے مختلف اور کئی اعتبار سے دنیا کے تمام معاشروں سے ممتاز ہے، جن میں سب سے اہم یہ ہے کہ اسلامی معاشرے کی بنیاد وحیِ الٰہی پر ہے، چنانچہ ایک مسلمان خالق ومخلوق کے تئیں اپنے تعلقات میں وحیِ الٰہی کا پابند ہوتا ہے، اسی چیز کو واضح کرتے ہوئے ایک حدیث مروی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ» قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: «لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ»[1]

''دین خیر خواہی کا نام ہے''، صحابی کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے سوال کیا: یہ نصیحت و خیر خواہی کس کے لیے ہونی چاہیے؟ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: اللہ کے لیے، اللہ کی کتاب کے لیے، اللہ کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے امام کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔''

یہ ہے وہ بنیاد جس پر اسلامی معاشرے کی عمارت قائم ہے، اور یہ ہے وہ خاصیت جو کسی اور معاشرے میں نہیں پائی جاتی۔

اس نصیحت اور خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اسلامی معاشرے میں اجتماعیت قائم رہے، اس کا ہر فرد دوسرے سے محبت کرے۔ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اپنے معاشرے میں بدامنی اور شرور وفساد کو جگہ نہ دے، معاشرے میں باہمی تعاون اور ایثار وقربانی کا جذبہ عام ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾ [آل عمران: ١٠٣]

''اے ایمان والو! اللہ سے ایسے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمھیں موت نہیں آنی چاہیے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو، اور اللہ کی

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (55) سنن أبي داود، رقم الحديث (4944) سنن الترمذي، رقم الحديث (1926) سنن النسائي، رقم الحديث (4197)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسی مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر اس وقت کی جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمھارے دلوں میں الفت ڈال دی تو تم بھائی بھائی بن گئے، اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں اس سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ اسی انداز سے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ راست کو پا سکو۔''

ارشادِ نبوی ہے:

«إِنَّ اللّٰهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا: يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَأَنْ تُنَاصِحُوا مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ، وَيَسْخَطُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، كَثْرَةَ السُّؤَالِ»[1]

''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تین چیزیں پسند فرماتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے: ① اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ۔ ② اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور باہم پھوٹ نہ ڈالو۔ ③ اور جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارا ولیِ امر بنایا ہے ان کی اطاعت کرو۔ اور تمھارے لیے جو تین چیزیں ناپسند کی ہیں وہ یہ ہیں: ① قیل و قال (بے فائدہ بحث ومباحثہ)۔ ② اور مال ضائع کرنا۔ ③ اور بکثرت سوال کرنا۔''

ایک اور حدیث میں ارشادِ نبوی ہے:

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (1715 الأقضية، الأدب المفرد، رقم الحديث (442) مسند أحمد (2/ 367)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوَى هَاهُنَا، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ، وَمَالُهُ، وَعِرْضُهُ»[1]

ایک دوسرے سے حسد مت کرو، نہ خرید وفروخت میں بولی بڑھا کر دھوکا دو، نہ باہم بغض رکھو، نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، اور نہ ہی ایک دوسرے کے سودے پر سودا کرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو، یاد رکھو کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اسے حقیر سمجھے، نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا: تقوی یہاں ہے۔ نیز فرمایا: کسی شخص کے برا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ مسلمان بھائی کو حقیر تصور کرے۔ یاد رکھو! ہر مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

یہ ہے اسلام کا مطلوب معاشرہ، جس میں باہمی تعاون، محبت اور ایک دوسرے پر اعتماد کی فضا عام ہوتی ہے، اسی لیے ہر وہ چیز جو اس میں خلل اندازی کرے اسلام نے اس سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے، چنانچہ غیبت، چغلی، حسد، بدظنی، ایک دوسرے کا مذاق اڑانے وغیرہ وغیرہ ہر ایسے عمل سے منع کیا ہے جو اس تعلق میں خلل پیدا کرے۔

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (2564) البر و الصلة، مسند أحمد (2/ 277)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر چونکہ ان تمام برائیوں کے پیچھے جہاں انسان کے اپنے نفسِ امارہ کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے، وہیں اس سلسلے میں شیطان ملعون بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے، بلکہ شیطان کا یہ نہایت ہی محبوب مشغلہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے باہمی تعلقات میں خلل پیدا کردے، اسی لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بڑے تاکیدی انداز میں مسلمانوں کو شیطان کی چالوں سے متنبہ فرمایا ہے:

﴿ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ۚ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُۥ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَٰبِ السَّعِيرِ ﴾ [الفاطر: ٦]

''یقیناً شیطان تمھارا دشمن ہے، لہٰذا تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو، وہ تو اپنے پیروکاروں کو صرف اسی لیے بلاتا ہے کہ انھیں جہنمی بنا دے۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

﴿ وَقُل لِّعِبَادِى يَقُولُوا الَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَٰنَ كَانَ لِلْإِنسَٰنِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴾ [الإسرا: ٥٣]

''اور اے نبی! میرے بندوں سے کہہ دیں کہ وہ وہی بات زبان سے نکالیں جو اچھی ہو، کیونکہ شیطان لوگوں میں بگاڑ پیدا کر دیتا ہے اور شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

شیطان کی اسی چال سے متنبہ کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے اجتماع میں اپنی امت کو ان الفاظ میں متنبہ فرمایا تھا:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: « إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ »[1]

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (65) سنن الترمذي (1937) مسند أحمد (3/ 316)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نمازی مسلمان اس کی عبادت کریں، لیکن ان کے درمیان فساد ڈالنے اور ایک دوسرے کے خلاف ورغلانے سے مایوس نہیں ہوا ہے۔''

آج بدقسمتی سے اس نبوی تنبیہ کے باوجود مسلمان اور خصوصاً وہ طبقہ جس کا شمار دینداروں میں ہوتا ہے، دانستہ یا نادانستہ شیطان کے اس ورغلانے اور بھڑکانے کا شکار ہو چکا ہے، جس کا مشاہدہ ہر شخص کر رہا ہے، اور سب سے زیادہ افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ لوگ یہ سوچنے کے لیے تیار بھی نہیں ہیں کہ یہ سب کچھ شیطان مردود کی فساد انگیزی (تحریش) اور چالبازی سے ہو رہا ہے۔

معاشرے کی اس برائی کو محسوس کرتے ہوئے مذکورہ حدیث پر اپنے غور وفکر کے تحت جو کچھ اصلاحی پہلو سامنے آئے ہیں، انھیں قارئین کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

واضح رہے کہ یہ کتابچہ دراصل میرے اس خطاب کی تحریری شکل ہے جو بروز جمعہ 10 مارچ 2017ء ریاض کے ایک ہال میں اپنے ہم زبان بعض اہلِ علم، یونیورسیٹی کے کچھ طلبہ اور چند چیدہ چیدہ دعاۃ سے کیا گیا تھا، اس وقت حاضر اہلِ علم نے اس خطاب کو پسند فرمایا اور اسے تحریری شکل دینے کا مطالبہ کیا، لیکن بچند وجوہ میں اسے تحریری شکل نہ دے سکا۔

اس دوران میں میرے ایک نہایت عزیز بھائی ''وقاص طاہر'' نے خواہش ظاہر کی کہ اس خطاب کو تحریری شکل دینے کے لیے اولاً میں اسے نقل کر کے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، پھر آپ اس میں جو بھی ترمیم کرنا چاہیں کر دیں، تاکہ اسے لوگوں کے لیے شائع کیا جا سکے، چنانچہ موصوف اور ان کی نیک بیوی ''ام ہدیٰ'' -سلمها الله- (حال مقیم جدہ) نے بڑی محنت کے بعد ویڈیو سے اس خطاب کو نقل کیا، بعض احادیث کی مختصر تخریج کی اور خود ہی کمپوز کر کے میرے پاس بھیج دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشغولیت اور کاہلی کی وجہ سے فوراً اس پر نظر ثانی نہ کر سکا، لیکن اس موضوع کی اہمیت اور دونوں عزیزوں کی کوشش کی قدر کرتے ہوئے نظر ثانی کے لیے قلم اٹھایا، بعض وہ باتیں جو خطاب میں تو مناسب ہوتی ہیں لیکن تحریر میں مناسب نہیں ہوتیں انھیں حذف کیا، بعض ایسی ضروری باتیں جو خطاب سے مناسبت رکھتی تھیں اور وقت کی کمی کی وجہ سے ذکر نہ کی جا سکی تھیں، البتہ میری بیاض میں موجود تھیں، ان کا اضافہ کیا۔ بعض وہ باتیں جن کی طرف خطاب میں صرف اشارہ کرتے ہوئے گزر گیا تھا ان کی قدرے تفصیل بھی ذکر کر دی۔ بعض آیات و احادیث جن کا صرف ترجمہ مذکور تھا قرآن و حدیث کی قدسیت اور کلامِ الٰہی اور کلامِ رسول سے برکت کی نیت سے ان کا متن بھی لکھ دیا گیا، تاکہ اہلِ علم اس سے مستفید ہو سکیں۔

اللہ جزائے خیر دے عزیزم ''قاری عبدالرحمٰن ضیاء قاضی'' اور ان کے ساتھیوں کو جو اس پروگرام کے روح رواں ہیں، وہ بھی اپنے دوست اور ساتھی وقاص طاہر کی اس کوشش پر خوش ہوئے اور خود ہی اس کی طباعت ونشر کے لیے اپنی مستعدی کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی کوششوں کو قبول فرمائے۔

والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات.

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وبارك وسلم.

مقصود الحسن فیضی

الغاط۔ سعودی عرب

۲ / رجب ۱۴۴۰ھ

نوٹ: یہ کتابچہ مکمل ہو کر بالکل آخری مرحلے میں تھا کہ جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی سے شائع ہونے والا ماہانہ پرچہ ''صوت الاسلام'' جنوری وفروری سنہ 2019ء کے دو شمارے ایک ساتھ موصول ہوئے، اس کی فہرست پر نظر ڈالی تو میرے نام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع ایک مضمون کی دو قسطیں بعنوان ''شیطان کی تحریش، اسباب و علاج'' پر بھی نظر پڑی، ابھی مضمون کی اور بھی قسطیں آنی باقی ہیں، جس کا قصہ یہ ہے کہ فروری سنہ 2017ء میں اپنے محترم بھائی قاری نجم الحسن کے ہمراہ جو اس جامعہ کے رئیس ہیں، جامعہ کی زیارت کے لیے گیا، اس موقع پر جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ کے سامنے اسی موضوع پر خطاب کیا، جسے اسی جامعہ کے ایک ہونہار طالب محمد اجمل عین الحسن نے تحریری شکل دی ہے، اس ہونہار طالب کی یہ کوشش قابلِ قدر و لائقِ ستایش ہے، اگر اس کتابچہ کی ترتیب سے پہلے وہ مضمون موصول ہوگیا ہوتا تو شاید میں اپنا وقت اس میں صرف نہ کرتا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولکن فی التحریش بینھم

گرامی قدر علمائے کرام اور عزیز طلبہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

یہ جملہ جو آپ کے سامنے ایک کاغذ پر لکھا ہوا ہے، ایک حدیث نبوی کا ٹکڑا ہے، یعنی" ولكن في التحريش بينهم"

یہ جملہ جس حدیث کا ٹکڑا ہے وہ الفاظ کے معمولی فرق اور اختلاف کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ درجن صحابہ سے مروی ہے،[1] جن میں سب سے مشہور حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی ہے۔ اس کی تخریج امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں کی ہے۔

یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے اس خطبے کا ایک حصہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے اجتماع میں دیا تھا، اس اجتماع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین کو اور ان کے ذریعے دنیا کے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: لوگو!

« إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ »[2]

[1] ان احادیث کا متن اور حوالہ اس کتابچہ کے آخر پر ضم کر دیا گیا ہے، تاکہ اہلِ علم ان سے مستفید ہو سکیں۔

[2] صحيح مسلم (2812) سنن الترمذي (1937) مسند أحمد (3/ 313)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن اس بات سے مایوس نہیں ہوا ہے کہ ان کے درمیان ''تحریش'' سے کام لے۔''

تحریش کا معنی:

''تحریش'' عربی زبان کا بڑا معروف لفظ ہے۔ اصل لغت کے لحاظ سے اس کا معنی ہے: کھردرا پن، یعنی وہ چیز جو نرم اور چکنی نہ ہو، بلکہ اس میں کھردرا پن ہو، لیکن یہاں ''بھڑکانے''، ''ورغلانے'' اور ''ابھارنے'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

اصل معنی سے مناسبت اس طرح ہے کہ جب دو آدمیوں کے درمیان یا دو بھائیوں کے بیچ باہم کچھ اختلاف ہو جاتا ہے تو دونوں کے دلوں میں صفائی باقی نہیں رہتی، ان میں ایک دوسرے کے بارے میں میل کچیل آجایا کرتا ہے، گویا شیطان دو بھائیوں کے دلوں کو ایک دوسرے کے لیے صاف اور چکنا نہیں رہنے دیتا۔

اس طرح بالکل عام لوگوں کی زبان میں اس لفظ کا ترجمہ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ تیلی لگانا، یا دو بھائیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف غلط تصورات ڈالنا۔

گویا اس کا اصل معنی ہے: پوشیدہ طور پر ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا، آپس میں اختلاف پیدا کرنا، ایک دوسرے کے خلاف ابھارنا، ایک کو دوسرے سے بد ظن کرنا، ایک کے خلاف دوسرے کے دل میں حسد ڈالنا۔ غرض کہ جن الفاظ سے بھی آپ لوگ تعبیر کرنا چاہیں کر لیں، لیکن اصل مفہوم یہ ہے کہ ایک مسلمان کا دل دوسرے کے بارے میں صاف نہ رہے۔

ساتھیو! اس حدیث سے متعلق تفصیلی گفتگو کا یہ موقع نہیں ہے، البتہ چونکہ آپ لوگ اہلِ علم ہیں، آپ حضرات داعی اور مبلغ ہیں، اور آپ لوگوں کے لیے اشارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافی ہے، اس لیے اس حدیث سے متعلق آپ لوگوں کے سامنے چند بنیادی اور اصولی باتیں رکھی جاتی ہیں:

1- پہلی بات یہ ہے کہ اس حدیث کی تھوڑی سی وضاحت اور اس میں وارد الفاظ کی مختصر تشریح کر دی جائے۔

2- دوسری بات یہ کہ شیطان ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے درمیان جس ''تحریش'' سے کام لیتا ہے اس کے مجال اور میدان کیا کیا ہیں؟

3- تیسری بات جو زیادہ اہم اور قابل ذکر ہے وہ یہ کہ تحریش پیدا کرنے کے لیے شیطان مردود کیا کیا اسلوب اور کون کون سے طریقے استعمال کرتا ہے؟

حضرات! اس وقت جب کہ مسلمانوں کے درمیان باہمی نزاع زوروں پر ہے، ایک دوسرے کے خلاف حسد، بدظنی اور نفرت عام ہوگئی ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہمارے داعی و مبلغ اور اہلِ علم حضرات نبی کریم ﷺ کی اس وصیت پر خصوصی توجہ دیں، اس لیے کہ ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ یہ حدیث اور اس قسم کی جتنی بھی حدیثیں وارد ہیں، ان کا مقصد محض خبر دینا یا پیشین گوئی کرنا نہیں ہے اور نہ ہی ان کا مقصد ہمارے علم میں مجرد اضافہ ہے، بلکہ ان حدیثوں کا اصل مقصد تحذیر وتنبیہ ہے۔ دلیل کے طور آپ لوگوں کے سامنے اس کی میں ایک مثال پیش کرتا ہوں، ذرا غور سے سنیں!

سنن ابوداود وغیرہ متعدد کتبِ حدیث میں اور متعدد صحابہ، جیسے: حضرات عبداللہ بن عمرو، امیر معاویہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایک حدیث مروی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل اکہتر یا بہتر فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی، سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقے کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جو جنت میں جائے گا۔''[1]

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہ فرمانِ رسول ﷺ بطور خبر کے نہیں ہے، جیسا کہ ہمارے بعض بھائی مایوسی کے انداز میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے امت کے فرقوں میں بٹنے کی پیشین گوئی کر ہی دی ہے تو یہ ہونا ہی ہے، اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ حالانکہ نبی کریم ﷺ کے بیان کرنے کا مقصد یہ قطعاً نہیں ہے کہ ہم اس پر راضی ہوں اور اس فرقہ بندی کو قبول کر کے ہم اس میں شریک بنیں، بلکہ آپ ﷺ کے بیان کا مقصد تنبیہ و تحذیر ہے اور یہ بتانا ہے کہ دیکھو تم اپنے آپ کو اس برائی میں نہ جھونک دینا، بلکہ حتی الامکان اختلاف سے بچنے کی کوشش کرنا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے امت کو اتحاد و اتفاق کا حکم دیا ہے اور اختلاف و تفرقہ سے سختی سے روکا ہے، بلکہ خود اسی حدیث میں ان فرقوں کی علامتیں بیان کر دی ہیں اور اس فرقہ بندی کا سبب ہوس پرستی اور خواہشات کی پیروی کو بتلایا ہے، چنانچہ ان فرقوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ، كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ»[2]

''اور میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے کہ یہ ''اہواء'' یعنی من پسند نظریات اور اعمال ان میں ایسے سرایت کر جائیں گے جیسے باولے کتے کے کاٹنے کی وجہ سے وہ بیماری سرایت کر جاتی ہے۔''

بعینہٖ اسی طرح یہ حدیث بھی جو ہمارے سامنے ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (4596) سنن الترمذي، رقم الحديث (2640) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (3991) مسند أحمد (14/ 124)

[2] سنن أبي داود، رقم الحديث (4597) مسند أحمد (4/ 102) عن معاويه بن أبي سفيان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« إِنَّ الشَّيُطَانَ قَدُ أَيِسَ أَنُ يَعُبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِيُ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنُ فِيُ التَّحُرِيشِ بَيُنَهُمُ »

اس سے بھی آپ ﷺ کا مقصد ہم سب کو شیطان کی تحریش سے متنبہ کرنا ہے کہ شیطان کی تحریش کے جو بھی کام ہو سکتے ہوں ان سے ایک مسلمان کو عموماً، ایک طالب علم اور داعی کو خصوصاً اور بالاخص علمائے کرام کو متنبہ رہنا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ دانستہ یا نادانستہ شیطان کی تحریش کا شکار ہو جائیں۔ تو کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کا اصل مقصدِ ورود تنبیہ و تحذیر ہے۔

ساتھیو! اب ہم موضوع کے پہلے جزء کی طرف آتے ہیں، یعنی زیرِ بحث حدیث کے معنی اور مفہوم کی طرف، لہٰذا ہم تھوڑی سی اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

حدیث کا مفہوم:

اس حدیث کے دو جزء ہیں:

پہلا جزء: « إِنَّ الشَّيُطَانَ قَدُ أَيِسَ » ''یقیناً شیطان مایوس ہو چکا ہے۔''

دوسرا جزء: « وَلَكِنُ فِيُ التَّحُرِيشِ بَيُنَهُمُ » لیکن تمھارے درمیان تحریش سے مایوس نہیں ہوا ہے۔

اس حدیث میں شیطان کی مایوسی کا معنی کیا ہے؟ آیا یہ مایوسی فعلاً واقع بھی ہوگی، یا صرف یہ اس کی مایوسی کی حد تک ہے؟ یہ بات توجہ طلب ہے۔

علما نے اس جملے کے متعدد معانی بیان کیے ہیں، لیکن سب سے بہتر دو معنی ہیں:

پہلا معنی یہ ہے کہ شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ مصلون (نمازی مسلمان) اس کی عبادت کریں یا مصلون اس کی عبادت میں واقع ہو جائیں، اس کا معنی کیا ہے؟ اصل واقعہ یہ ہے کہ شیطان نے فتح مکہ کے موقع پر جب دیکھا کہ لوگ اسلام میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں تو اسے مایوسی ہوئی کہ ایسا لگتا ہے کہ اب کم از کم عقیدے کے بارے میں جزیرۂ عرب کے باشندوں پر ہمارا زور نہیں چل پائے گا، اب ہم انھیں شرک میں مبتلا نہیں کر پائیں گے اور اب ہم انھیں دوبارہ کفر کی وادی میں نہیں دھکیل پائیں گے، لیکن جس چیز سے شیطان مایوس نہیں ہوا ہے وہ اس کے بارے میں کوششیں کرتا رہے گا، جیسا کہ اس نے روزِ ازل ہی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ وعدہ کرلیا تھا:

﴿ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيۡنِ أَيۡدِيهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ أَيۡمَٰنِهِمۡ وَعَن شَمَآئِلِهِمۡۖ وَلَا تَجِدُ أَكۡثَرَهُمۡ شَٰكِرِينَ ﴾ [الأعراف: ١٧]

’’پھر میں ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کی داہنی جانب سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔‘‘

کہنے کا مطلب یہ کہ شیطان نے جب مسلمانوں کی کامیابی دیکھی تو وہ اس بات سے تو مایوس ہوگیا کہ جزیرۂ عرب میں اب اس کی عبادت ہوگی، اس جزیرے میں شرک واقع نہیں ہوگا اور اب دوبارہ کفر کی طرف یہ جزیرہ نہیں پلٹے گا، لیکن ایک بات سے مایوس نہیں ہوا۔ کس بات سے؟ ’’وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ‘‘ یعنی ان کے درمیان اختلاف ڈالنے اور ان میں لڑائیاں پیدا کرنے سے۔ گویا یہاں صرف مایوسی کا ذکر ہے، البتہ شرک و کفر کا وقوع یہ الگ مسئلہ ہے۔

دوسرا معنی: اہلِ علم نے یہ بیان کیا ہے کہ فعلاً ایسا ہوگا کہ اب جزیرۂ عرب میں اس طرح بت پرستی نہ پھیلے گی جس طرح اسلام سے پہلے تھی، بلکہ توحید و اسلام جزیرۂ عرب میں باقی رہے گا، یعنی غلبہ اور اکثریت مسلمانوں کی رہے گی۔ یہ الگ بات ہے کہ اس امت کے بعض افراد شرک و کفر میں مبتلا ہو جائیں، جیسا کہ اس حدیث سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

واضح ہوتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلَى ذِي الْخَلَصَةِ»[1]

''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین (چوتڑ) ذوالخلصہ بت کے اردگرد (طواف کے دوران) مٹکیں۔''

ذوالخلصہ یمن میں ایک مقام تبالہ (آج یہ سعودی عرب میں واقع ہے) میں نصب کیے ہوئے ایک بت کا نام ہے۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب جزیرۂ عرب کے بعض افراد بت پرستی کی طرف پلٹیں گے۔

یہاں ایک اور بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ اہلِ علم کہتے ہیں کہ اس حدیث میں "مصلون" کا خصوصی ذکر ہے کہ ''شیطان اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ "مصلون" یعنی نمازی اس کی عبادت کریں''، اس سے دو بڑی اہم حقیقتوں کی طرف اشارہ مقصود ہے:

اولا: اس جملے سے نماز کی اہمیت کا اور اسلام میں نماز کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔

ثانیا: اگر واقعتاً بندہ حقیقی نمازی ہے اور نماز کا ویسے ہی پابند رہتا ہے جیسا کہ اس سے مطلوب ہے تو شیطان کا اس پر زور نہیں چلے گا اور اسے کفر و شرک میں مبتلا نہ کر پائے گا، البتہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان ''تحریش'' کی پوری کوشش کرے گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو انسان کے ایمان ونفاق کے درمیان فرق کرنے والی چیز قرار دیا ہے:

«لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالشِّرْكِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ، فَإِذَا تَرَكَهَا فَقَدْ

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (7116) صحيح مسلم، رقم الحديث (2906) مسند احمد (2/ 271)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشْرَكَ» [1]

''بندے اور اس کے شرک وکفر میں پڑنے کے درمیان صرف نماز کا ترک حائل ہے، جب نماز چھوڑ دی تو شرک کا مرتکب ہوگیا۔''

آج یہ چیز ہر شخص کے مشاہدے میں ہے کہ نیک لوگ، دین کے مبلغین، دین کے معلمین اور صراطِ مستقیم پر گامزن مسلمانوں کی طرف شیطان کی توجہ زیادہ ہے اور اس کی تحریش کے یہ لوگ زیادہ شکار ہوجاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ حسد، بغض اور باہمی نزاع کا جو بازار ان لوگوں کے درمیان گرم رہتا ہے وہ دوسری جگہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔

فرزانوں کا کیا کہنا ہر بات پہ لڑتے ہیں
دیوانے سے دیوانہ شاید ہی لڑا ہوگا

ایک ہی مدرسے میں پڑھاتے ہیں، ایک ہی مسجد میں دونوں نمازیں پڑھتے ہیں، ایک منہج کے داعی اور مبلغ ہیں، لیکن دونوں کے دلوں میں بسا اوقات مشرق و مغرب کی دوری ہوتی ہے۔ ؎

ذہنوں کا فاصلہ ہے عجب فاصلہ مشیر
وہ ہم خیال ہو نہ سکے ہم نشیں رہے

دوسرا جزء: «وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ» ہے: لیکن ایک دوسرے کے خلاف ورغلانے سے مایوس نہیں ہوا ہے۔

ساتھیو! بعض حدیثوں میں یہاں ایک اور لفظ وارد ہوا ہے، ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہیے۔ چنانچہ مستدرک الحاکم میں مروی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

«قَدْ يَئِسَ الشَّيْطَانُ بِأَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ وَلَكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ

[1] سنن النسائي، رقم الحديث (464) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (1086) سنن الدارمي، رقم (1269) دیکھیں: صحيح الترغيب (1/ 367، 368) بروايت أنس.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَاحْذَرُوا» [1]

''یقیناً شیطان اس سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ تمھاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے، لیکن وہ اس پر راضی ہے کہ بعض ان کاموں میں اس کی اطاعت کی جائے جنھیں تم حقیر سمجھو گے، لہٰذا تم اس سے بچتے رہنا۔''

یعنی اس بات سے تو مایوس ہے کہ وہ تمھیں شرک میں مبتلا کر دے لیکن وہ اعمال جنھیں تم حقیر سمجھو گے ان میں مبتلا کرنے پر راضی ہے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ ''تحریش'' اور ''محقرات'' دونوں لفظوں کا مفہوم ایک ہے اور وہ اس طرح کہ شیطان یہ سمجھ گیا ہے کہ تم شرک میں نہیں پڑو گے، کفر نہیں کرو گے، لیکن ایک بھائی کے خلاف آواز اٹھانا، اس کی غیبت کرنا، چغلی کرنا، اس کے بارے میں اپنے دل میں حسد رکھنا، یہ ایسی چیزیں ہیں جنھیں تم معمولی سمجھو گے، جب کہ انھیں چیزوں کے ذریعے شیطان تمھارے درمیان خلل ڈالے گا، اس طرح تم ہلاکت و بربادی کے شکار ہو گے۔

اس کی تائید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

« وَلَكِنَّهُ سَيَرْضَى مِنْكُمْ بِدُونِ ذَلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ، وَهِيَ: الْمُوبِقَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» [2]

''لیکن وہ تم سے شرک کے علاوہ اس پر راضی ہے کہ بعض حقیر اور چھوٹے چھوٹے گناہوں کا ارتکاب کرو، حالانکہ قیامت کے دن یہی گناہ ہلاکت کا سبب بنیں گے۔''

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں اور خصوصاً سچے اور نمازی مسلمانوں

[1] مستدرك الحاكم (1/ 93) دیکھیں: صحيح الترغيب (1/ 124)

[2] مسند أبي يعلى، رقم الحديث (5122) مسند الحميدي، رقم الحديث (98)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شیطان کی تحریش دو طرح کی ہوگی:

1- باہمی پھوٹ ڈالنا، ایک دوسرے کے خلاف ورغلانا اور بھڑکانا۔

2- ایسے ایسے گناہوں میں مبتلا کرنا جنھیں وہ معمولی تصور کریں گے۔

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حقیقت میں وہ گناہ چھوٹے نہ ہوں، لیکن ان کی قباحت پر توجہ نہ دیتے ہوئے، لوگ بلا جھجک ان کا ارتکاب کرتے پھریں۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی ہوں، وہ اس طرح کہ باہمی پھوٹ، باہمی لڑائی کو لوگ معمولی سمجھیں، باہمی اختلاف اور اختلاف کے اسباب پر توجہ نہ دیں جس کی وجہ سے ہلاکت کے شکار ہو جائیں۔

ساتھیو! اب آپ لوگ یہ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ شیطان مایوس تو ہو چکا ہے، لیکن اس کی مایوسی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو صحیح معنوں میں مسلمان یعنی نمازی ہیں، لہٰذا دھیان رکھنا چاہیے کہ اگر ایک شخص جو نمازی ہونے کے باوجود اپنے مسلمان بھائی کا کینہ، اس سے حسد، اس سے بغض و نفرت اپنے دل میں رکھتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ شیطان کی تحریش کا شکار ہو چکا ہے۔

شیطان کی چالوں سے قرآن و حدیث میں تنبیہ:

یہی وجہ ہے کہ قرآن و حدیث میں شیطان مردود کی چالوں سے بڑے تاکیدی انداز میں متنبہ کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ وَمَن يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۚ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَىٰ مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴾ [النور: ۲۱]

”اے ایمان والو! تم شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو، اور جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے قدموں کے پیچھے چلے تو (اسے یاد رکھنا چاہیے کہ) وہ تو بے حیائی اور برائی کا حکم دیتا ہے، اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی کبھی پاک نہ ہوتا، اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴾ [البقرة: ۲۰۸]

''اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے پیچھے نہ چلو، وہ تو تمھارا صریح دشمن ہے۔''

یہاں ایک بات غور طلب ہے کہ آخر ''اسلام میں پورے داخل ہونے'' کا ''شیطان کے پیچھے نہ چلنے'' سے کیا تعلق ہے؟

اس کی تفصیل یہ ہے کہ یہ بات ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اسلام صرف فرائض پر عمل کا نام نہیں ہے، صرف عبادات کا نام نہیں ہے، صرف اپنا عقیدہ درست کرنے ہی سے اس کا تعلق نہیں ہے، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اسلام چار بنیادی امور کے مجموعے کا نام ہے: عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاقیات، یہ چاروں امور اسلام کا حصہ ہیں اور اس دنیا میں جو نبی بھی آیا ہے وہ ان چاروں امور کی دعوت دیتا رہا ہے، چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام نے عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات کی اصلاح پر اپنی توجہ مبذول کی اور حضرت لوط علیہ السلام نے اخلاقیات کی اصلاح پر خصوصی توجہ دی، جیسا کہ اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی دعوت میں صرف عقائد کی اصلاح نہیں ہے، بلکہ دیگر اعمال کی طرف دعوت اور ان کی اصلاح بھی شامل ہیں، معاملات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہیں اور اخلاقیات بھی داخل ہیں، تو گویا اسلام کامل کب ہوگا؟ جب بندہ ان چاروں امور کو اپنائے گا۔

اسی طرح جہاں فرائض و واجبات اسلام کا حصہ ہیں، وہیں سنن و مستحبات کو بھی اسلام سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔

اب اگر کوئی بندہ فرائض کا اہتمام تو کر رہا ہے، لیکن نوافل میں اس سے کوتاہی ہو رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی حد تک ''خطوات الشیطان'' کی پیروی کر رہا ہے۔ اگر وہ فرائض کے ساتھ سنن کا تو اہتمام کر رہا ہے، لیکن استطاعت کے باوجود مستحبات و مندوبات کو ترک کر رہا ہے تو وہ کسی حد تک شیطان کے خطوات پر چل رہا ہے۔ انسان اگر پختہ عقیدے کا حامل ہے، عبادات میں کمال کو پہنچا ہوا ہے، لیکن معاملات میں کچا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ شیطان کے خطوات پر چل رہا ہے، اگر انسان معاملات میں بہت اچھا ہے، عبادات کا بھی اہتمام کرتا ہے حتی کہ عقیدہ بھی مکمل ہے، لیکن اخلاقیات میں کمزور ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ شیطان کے خطوات پر چل رہا ہے، اسی پر مزید باتوں کو قیاس کر سکتے ہیں۔

کسی عالم ربانی کا قول ہے کہ شیطان انسان کو سب سے پہلے شرک و کفر میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، جب اس بارے میں بندہ اس کی اطاعت نہیں کرتا اور توحید پر جما رہتا ہے تو کبائر پر ابھارتا ہے اور جب اس میں کامیاب نہیں ہوتا تو صغائر کے لیے وسوسے ڈالتا ہے، پھر جب اسے پرہیزگار اور زاہد پاتا ہے تو اسے بدعت میں مبتلا کر دینے کی کوشش کرتا ہے اور جب اس میں کامیاب نہیں ہو پاتا اور دیکھتا ہے کہ بندہ سنت کے طریقے پر ہے تو اس کے پاس اب دو ہتھیار بچے رہتے ہیں جن کے ذریعے سے وہ بندے پر حملہ آور ہوتا ہے:

1- انھیں حلال و جائز امور میں اس قدر مشغول کر دیتا ہے کہ بندے کا سارا وقت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسی میں صرف ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے لیے کچھ نہیں کر پاتا۔

2- دوسرا ہتھیار مسلمانوں میں تحریش، یعنی اختلاف کی آگ بھڑکانے اور ایک دوسرے کے خلاف ورغلانے پر اپنی توجہ مبذول کر دیتا ہے۔

ساتھیو! عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اور آپ اس حدیث پر غور کریں کہ جب شیطان کا آخری حربہ "التحریش بین المسلمین"، یعنی مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا، ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا ہے تو ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس تحریش کے میدان کیا کیا ہیں اور اس کی صورتیں کیا کیا ہوتی ہیں؟

بدقسمتی سے ہم میں سے بہت سے لوگ اس حدیث کو پڑھتے اور سنتے ہیں، لیکن خود اپنے اور اپنے ماحول کے بارے میں اس حدیث پر غور کرنے کی کوشش نہیں کرتے اور اس پر توجہ دینے کی کوشش نہیں کرتے کہ کہیں یہ چیز ہمارے اندر تو نہیں پائی جا رہی ہے؟ کہیں ہم خود بھی تو اس میں مبتلا نہیں ہیں؟ لہٰذا ہمیں اس سلسلے میں تین امور پر خصوصی توجہ دینی ہے:

1- شیطان کے خطوات، یعنی اس کے بتائے ہوئے طریقے کیا ہیں؟

2- دوسری چیز یہ کہ شیطان کی تحریش کے مجال اور میدان کیا کیا ہیں؟

3- اور تیسری چیز یہ کہ شیطان کی تحریش کی صورتیں کیا کیا ہوتی ہیں؟

ہماری اگلی گفتگو انھیں تین امور پر منحصر رہے گی اور وہ بھی اختصار کے ساتھ۔

شیطان کے خطوات (نقش قدم):

خطوات سے مراد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور مخالفت کے وہ طریقے ہیں جنھیں شیطان اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے اور بھٹکانے کے لیے استعمال کرتا ہے، اور یہاں میری مراد خصوصاً ان امور سے ہے جن کے ذریعے شیطان ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے خلاف بھڑکاتا اور اس سے بدظن کرتا ہے، لیکن یہاں سب سے پہلے یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امر واضح رہنا چاہیے کہ شیطان کے خطوات اور چالیں بڑی ہی پوشیدہ ہوتی ہیں، اسی لیے تو اہلِ علم یہ کہتے ہیں کہ شیطان ایسا دشمن ہے جس سے بچنا بہت مشکل ہے، کیونکہ

اولاً: تو ہم اس کو نہیں دیکھتے اور وہ ہم کو دیکھتا رہتا ہے۔ اور معلوم ہے کہ جو دشمن دکھائی نہ دے اس سے بچنا نہایت ہی مشکل ہوتا ہے۔

ثانیاً: اس کے سامنے کسی بھی قسم کی عاجزی وگڑگڑاہٹ کام نہیں دیتی، برخلاف انسانی دشمن کے کہ بسا اوقات اس کے سامنے عاجزی سے کام لیا جائے تو وہ رحم کر دیتا ہے۔

ثالثاً: وہ ایسا دشمن ہے کہ مال دے کر بھی اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا، جب کہ انسانی دشمن کو مال وغیرہ دے کر بندہ اپنی جان، عزت اور دین کی حفاظت کر لیتا ہے،

اسی بات کو واضح کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ ٱلشَّيْطَٰنُ كَمَآ أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ ٱلْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْءَٰتِهِمَآ ۗ إِنَّهُۥ يَرَىٰكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُۥ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا ٱلشَّيَٰطِينَ أَوْلِيَآءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴾

[الأعراف: ٢٧]

''اے بنی آدم! ایسا نہ ہو کہ شیطان تمھیں فتنے میں مبتلا کر دے جیسا کہ اس نے تمھارے والدین کو جنت سے نکلوا دیا تھا اور ان سے ان کے لباس اتروا دیے تھے، تاکہ ان کی شرمگاہیں انھیں دکھلا دے، وہ اور اس کا قبیلہ تمھیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے، ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔''

اس حدیث کو بھی آپ لوگ یاد رکھیں جس میں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا »[1]

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (2038) صحیح مسلم، رقم الحدیث (2175)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شیطان انسان کی رگوں میں اس طرح دوڑتا ہے جیسے خون رگوں میں گردش کرتا ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں تمھارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے۔''

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار جب کہ اللہ کے رسول ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف میں تھے تو میں آپ ﷺ کی زیارت کے لیے آئی، آپ ﷺ کے پاس آپ کی دیگر ازواجِ مطہرات بھی تھیں، وہ تو سب چلی گئیں، البتہ میں دیر تک بیٹھی آپ ﷺ سے گفتگو کرتی رہی، پھر جب اٹھ کر جانے لگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: رکو میں کچھ دور تم کو پہنچا دیتا ہوں، اس وقت حضرت صفیہ کی رہایش حضرت اسامہ بن زید کے گھر میں تھی، چنانچہ نبی ﷺ انھیں پہنچانے کے لیے اٹھے، جب مسجد کے اس دروازے کے پاس پہنچے جو حضرت ام سلمہ کے دروازے کے پاس ہے تو انصار کے دو آدمی نبی مکرم ﷺ کے پاس سے گزرے، جب انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ کو سلام کیا اور جلدی سے وہاں سے گزر جانا چاہا، نبی ﷺ نے انھیں بلایا اور فرمایا: ادھر آؤ، اطمینان سے چلو، (بھاگو نہیں میرے ساتھ) یہ صفیہ بنت حیی ہیں۔ ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ! اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر ہم بدگمان ہو سکتے ہیں؟ اور انھیں یہ چیز بہت شاق گزری، آپ ﷺ نے فرمایا:

''تم پر شک کی بات نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے، مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی بری بات یا برا وسوسہ ڈال دے۔''[1]

یہ بری بات کیا ہو سکتی ہے جو شیطان ان کے دلوں میں ڈالتا؟ اہلِ علم کہتے

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (2035، 2038) صحيح مسلم، رقم الحديث (2175)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں شیطان ان کے دلوں میں سوءِ ظن، یعنی بدظنی نہ ڈال دے۔ کیونکہ بدظنی شیطان کا وہ پہلا خطوہ (قدم) ہے جس سے وہ آگے بڑھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شیطان کے اس قدم اور دیگر خطوات کی تفصیل نبی اکرم ﷺ نے بڑے واضح طور پر بیان فرما دی ہے، بلکہ خود قرآن مجید میں اس کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ [الحجرات: ١٢]

''اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾ [الإسراء: ٥٣]

''اور آپ میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ وہی بات زبان سے نکالیں جو بہتر ہو، کیونکہ شیطان لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

ہم یہاں آپ لوگوں کی توجہ اس حدیثِ نبوی کی طرف بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں جو صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا» [1]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (5717) صحيح مسلم (2573) بروايت أبو هريرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ بدگمانی کی اکثر باتیں جھوٹی ہوتی ہیں، ٹوہ میں پڑو نہ جاسوسی ہی کرو، نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ ہی ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ، یعنی قطع تعلقی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے بغض رکھو۔ اے اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن کر رہو۔“

ساتھیو! انسان پر شیطان کا یہ پہلا وار ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کے دل میں اس کے بھائی کے بارے میں بدظنی پیدا کر دیتا ہے، پھر جب کسی دل میں بدظنی پیدا ہوجاتی ہے تو پھر ٹوہ میں لگنے اور اس کی جاسوسی کا مرحلہ آتا ہے، پھر جب وہ ایک دوسرے کی ٹوہ میں پڑ جاتے ہیں اور جاسوسی کرنے لگتے ہیں تو حسد اور اس کے بعد ایک دوسرے سے بغض کا مرحلہ آجاتا ہے، پھر جب حسد اور بغض پیدا ہو جاتا ہے تو اس کا نتیجہ دوری اور قطع تعلقی کے سوا اور کچھ نہیں ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے تدابر (یعنی دوری اختیار کرنا) اور تباغض (بغض ونفرت) کا ذکر سب سے آخر میں کیا ہے، کیونکہ یہ انسانی دشمنی اور اختلاف کا سب سے آخری مرحلہ ہوتا ہے، اس کے بعد قتل و قتال اور لڑائی جھگڑے کے علاوہ کوئی مرحلہ نہیں رہ جاتا، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«إِنَّهُ سَيُصِيبُ أُمَّتِي دَاءُ الْأُمَمِ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا دَاءُ الْأُمَمِ؟ قَالَ: الْأَشَرُ، وَالْبَطَرُ، وَالتَّكَاثُرُ، وَالتَّنَافُسُ فِي الدُّنْيَا، وَالتَّبَاغُضُ، وَالتَّحَاسُدُ، حَتَّى يَكُونَ الْبَغْيُ، ثُمَّ يَكُونُ الْهَرَجُ» (1)

”میری امت کو وہی بیماری لاحق ہونے والی ہے جو دوسری امتوں کو لاحق ہوئی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سوال کیا: اے اللہ کے نبی! پچھلی امتوں کی

(1) ذم البغي لابن أبي الدنيا، رقم الحديث (5002) العقوبات لابن أبي الدنيا، رقم الحديث (260) بروایت أبو هريره، دیکھیں: الصحيحة، رقم الحديث (680)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بیماری کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: میری امت کے لوگ (دین پر عمل کے بجائے) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری میں مبتلا ہوں گے جس کی وجہ سے نعمتوں پر اترائیں گے، پھر اس کے لیے کثرت کی طلب ہوگی اور اس بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیں گے، جس کے نتیجے میں حسد و بغض پیدا ہوگا، نتیجتاً ظلم و زیادتی سے کام لیں گے، بالآخر خون ریزی عام ہوگی۔''

لیکن اس کا علاج کیا ہے؟ وہ بھی اس سے قبل والی حدیث میں بیان کر دیا گیا کہ «وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا» ''اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔'' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ [الحجرات:١٠]

''یاد رکھو! سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں، پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کراؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

ساتھیو! لیکن واقعہ یہ ہے کہ ہم جانے میں یا انجانے میں شیطان کے خطوات پر چل رہے ہیں (یعنی اس کی چال میں پھنس گئے ہیں) حتی کہ ایک داعی بھی، ایک عالم بھی، ایک مدرس بھی، ایک مربی بھی۔ ہم سبھی لوگ اسی ڈگر پر چل رہے ہیں، جب یہ صورت حال اساتذہ اور ذمہ داروں کی ہے تو ان کے شاگردوں کا کیا حال ہوگا؟ وہ کہاں جائیں گے؟ اس لیے اس موضوع پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ساتھیو! یہ موضوع بہت طویل ہے، اس لیے اسے یہیں روک کر ہم اپنی اگلی بات کی طرف آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تحریش“ کے مجال اور میدان

ساتھیو! شیطان کی تحریش کے مجال کیا کیا ہیں اور کون کون سے وہ میدان ہیں جن میں ہم شیطان کے خطوات کی پیروی میں پڑ جاتے ہیں؟ یا یہ کہیے کہ کس میدان میں شیطان کی دخل اندازی زیادہ رہتی ہے؟ اس سلسلے میں سوچنے اور غور کرنے سے چند اہم مجالات کی طرف ہماری رہنمائی ہوتی ہے:

1- دو مسلمان جماعتوں میں تحریش:

شیطان سب سے زیادہ دو مسلمان جماعتوں میں تفرقہ و اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، وہ دو جماعتیں خواہ ملکی ہوں، علاقائی پیمانے پر ہوں، صوبائی پیمانے پر ہوں، حتی کہ ایک محلے کے طور پر دو جماعتیں ہی کیوں نہ ہوں، بلکہ ایک ہی جگہ کام کرنے والوں میں دو جماعتیں بن جاتی ہیں، جیسا کہ یہ چیز عام مشاہدے میں ہے، اس قسم کی دو جماعتوں میں شیطان تحریش ڈالنے اور لکڑی لگانے کی پوری کوشش کرتا ہے، یہ اس کا پہلا میدان اور سب سے محبوب میدان ہے۔

صحیح ابن حبان وغیرہ میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”شیطان ہر روز صبح کو مسلمانوں میں فساد ڈالنے کے لیے اپنے چیلوں کو بھیجتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ آج جو کسی مسلمان کو گمراہی پر ڈال دے گا اس کے سر پر تاج رکھوں گا [شیطان کے چیلے زمین میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے پھیل جاتے ہیں] چنانچہ ایک چیلا جاتا ہے اور واپس آ کر کہتا ہے کہ میں فلاں مسلمان کے پیچھے لگا رہا اور کوشش کرتا رہا حتی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، قریب ہے کہ وہ دوبارہ شادی کر لے، پھر ایک دوسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں مسلمان کے پیچھے لگا رہا حتی کہ اسے اپنے والد کا نافرمان بنا کر چھوڑا، شیطان کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ قریب ہی وہ اپنے والدین کا فرمانبردار بن جائے، پھر تیسرا چیلہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں برابر ایک مسلمان کے پیچھے لگا رہا، یہاں تک کہ اسے شرک میں مبتلا کر دیا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تم نے بڑا کارنامہ انجام دیا، پھر چوتھا شیطان آتا ہے کہ میں ایک مسلمان کے پیچھے برابر لگا رہا، یہاں تک کہ اس نے زنا کر لیا۔ ابلیس کہتا ہے کہ تو نے بڑا کارنامہ سرانجام دیا [لیکن تاج کے مستحق نہیں ہو] پھر ایک اور شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں دو بھائیوں کے درمیان برابر لگا رہا یہاں تک کہ مار پیٹ کرا دی اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا، یہ سن کر شیطان کہتا ہے: ہاں تم نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے، لہٰذا اس تاج کے حقدار تم ہو اور اسے تاج پہنا دیتا ہے۔‘‘[1]

تو شیطان کا سب سے محبوب مشغلہ یہی ہے کہ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اختلاف و تفریق ڈال دے۔ بدقسمتی سے بسا اوقات مسلمانوں کے جماعتوں میں تفریق ڈالنے کے لیے وہ خالص دینی اسلوب اختیار کرتا ہے اور اپنے چیلوں سے ایسے شعار بلند کرواتا ہے جو بظاہر چمکیلے اور اصلاحی ہوتے ہیں، کہیں کسی کے حقوق دلوانے کا بہانہ ہے، کہیں مالی فساد کو ختم کرنے کا نعرہ ہے اور کہیں جماعت کے مقصد کو پورا کرنے کا ایشو ہے، کہیں عورتوں کی خیرخواہی کے لیے کوشش کا بہانہ ہے وغیرہ وغیرہ۔

شیطان کا یہ اسلوب ہمیشہ سے بڑا اہم رہا ہے جسے وہ عہدِ نبوی سے لے کر

[1] صحیح ابن حبان، رقم الحدیث (6189) مستدرك الحاكم (4/ 350) دیکھیں: الصحیحة، رقم الحدیث (1280)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آج تک استعمال کرتا چلا آیا ہے، کسی کو سنت کی پیروی کے نام پر لا کھڑا کرتا ہے اور یہ وسوسہ دلاتا ہے کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے جو مٹتی جارہی ہے، کہیں اتباعِ سلف صالحین کا بہانہ ہے اور کہیں اتباعِ کتاب وسنت کے بہانے دو جماعتوں میں شیطان داخل ہوجاتا ہے۔

2- دو دوستوں میں تحریش:

یہ شیطان کی تحریش کا دوسرا بڑا میدان ہے کہ شیطان دو دوستوں میں بھی پھوٹ ڈالتا ہے، یہ بات عموماً دیکھنے میں آتی ہے کہ دو دوست ایک مدت تک ساتھ رہتے ہیں، لیکن کسی معمولی بات کی وجہ سے شیطان درمیان میں داخل ہوجاتا ہے۔

ساتھیو! افسوس بھی ہوتا ہے اور تعجب بھی کہ میں عام لوگوں کی بات نہیں کرتا، بلکہ مسئلہ دو طالب علموں کا ہے، دو داعی اور مبلغ کا ہے، دو عالم اور دو مدرس کا ہے۔ دو سال یا تین سال نہیں، بلکہ دسیوں سال دونوں ایک ساتھ مل کر دین کا کام کر رہے ہوتے ہیں لیکن اچانک ایسا وقت آجاتا ہے کہ دونوں کی دوستی دشمنی اور اختلاف میں تبدیل ہو جاتی ہے، آپ لوگ بھی سوچیں کہ وہ دونوں ہی اہلِ علم ہیں، سمجھدار ہیں لیکن انھوں نے کس طرح بڑی آسانی سے شیطان کو موقع دے دیا کہ ان کے بیچ داخل ہوکر اختلاف وفساد پیدا کردے۔

یہ اختلاف بسا اوقات اتنی شدت اختیار کرجاتا ہے کہ معاملہ لڑائی اور فتویٰ بازی تک پہنچ جاتا ہے، دونوں اپنی پوری صلاحیت ایک دوسرے کی تردید میں صرف کر دیتے ہیں، ایک دوسرے کے اوپر بدعتی، فسادی، خائن اور جھوٹا ہونے کا حکم، بلکہ کافر ہونے تک کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔

3- میاں بیوی میں تحریش:

تیسرا بڑا میدان میاں اور بیوی کے درمیان شیطان کی تحریش کا ہے، کیوں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگ جانتے ہیں کہ میاں بیوی اور گھر وہ پہلی حکومت ہے جس کی بنیاد پر ایک ملک کی حکومت قائم ہوتی ہے، یہ چھوٹی مملکت وہ کارخانہ ہے جس میں عالم بھی بنتے ہیں، انجینئر بھی بنتے ہیں اور ڈاکٹر بھی بنتے ہیں۔ یہ بات علمائے نفس کہتے ہیں کہ جس گھر میں میاں بیوی کے درمیان اتفاق نہیں رہتا، اس گھر میں جو بچے پلتے ہیں ان میں خود اعتمادی بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ شیطان میاں بیوی میں بھی تحریش ڈالتا ہے، حتی کہ طلاق کی بھی نوبت آجاتی ہے، ادھر تو اس پر شیطان بہت خوش ہو جاتا ہے، جبکہ دوسری طرف میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو کر تنہائی میں حکیم مومن خاں مومن کا یہ شعر گنگناتے ہیں: ؎

کبھی ہم میں تم میں چاہ تھی، کبھی ہم میں تم میں بھی راہ تھی
کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا، تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

صحیح مسلم کی یہ حدیث آپ لوگوں نے بار بار سنی ہوگی:

((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ، فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا، قَالَ: ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، قَالَ: فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ: نِعْمَ أَنْتَ" قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ))[1]

''ابلیس صبح کو اپنا عرش پانی پر رکھتا ہے (۔نعوذ باللہ۔ ایسا وہ بدبخت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مشابہت کرنے کے لیے کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (2813) مسند أحمد، رقم الحدیث (14377) بروایت جابر بن عبد اللہ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے بارے میں اپنے فرماتا ہے: ﴿وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ﴾[ھود: ٧]
''اللہ تعالیٰ کا عرش اس وقت پانی پر تھا۔'') پھر اپنے چیلوں کو ہر چہار طرف بھیجتا ہے، اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ کھڑا کرتا ہے، ہر چیلا واپس آ کر اپنے اپنے کارنامے بتلاتا ہے، چنانچہ ایک چیلا آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسا ایسا کیا، ابلیس کہتا ہے کہ تم نے کوئی اہم کارنامہ انجام نہیں دیا، پھر ایک دوسرا شیطان آ کر کہتا ہے کہ میں ایک شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلوا کر چھوڑا اور ان دونوں میں تفریق کروا دی، یہ سن کر ابلیس اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور اپنے سینے سے لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے بڑا کام کیا ہے۔

4- دو بھائیوں میں تحریش:

اسی طرح شیطان کی تحریش کا ایک مجال و میدان اور بھی ہے اور وہ دو بھائیوں کے درمیان ''تحریش'' ہے۔ بھائیوں سے میری مراد ایک ماں باپ یا ایک باپ کے بیٹے ہیں، ورنہ ویسے تو ہم سبھی مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں، لیکن میری مراد حقیقی دو بھائیوں سے ہے۔ آپ لوگ یہ ملاحظہ کرتے ہوں گے کہ بسا اوقات معمولی چیز کو بنیاد بنا کر شیطان دو بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دیتا ہے۔ یہ شیطان کا بڑا محبوب مشغلہ ہے، حالانکہ اگر دیکھیں تو دونوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہے، ایک وقت تھا کہ دونوں ایک ہی بستر پر سوتے رہے ہیں، لیکن پھر بھی لڑ پڑتے ہیں۔ اس میں سب سے بڑا زور کس کا ہوتا ہے؟ شیطان کا یا پھر شیطان کے جال کا، شیطان کا جال کیا ہے؟ ''وَالنِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ'' جیسا کہ ایک ضعیف یا موضوع حدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارد ہے،[1] یعنی عورتیں شیطان کے جال ہیں، یہی وجہ ہے کہ جب تک دو بھائیوں کی شادی نہیں ہوئی ہوتی دونوں باہم اتفاق سے رہتے ہیں، لیکن جب شادی ہوجاتی ہے تو باہم لڑ پڑتے ہیں، جس کا سبب شیطان مردود کا خود یا پھر عورتوں کے ذریعے درمیان میں فساد ڈالنا ہوتا ہے۔

بھائیوں میں شیطان کی تحریش کی سب سے واضح مثال حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا قصہ ہے۔ یہ قصہ ہر شخص کو معلوم ہے، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے صراحتاً اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ جو کچھ ہوا وہ سب شیطان کی تحریش کی بنیاد پر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قول ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:

﴿وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ﴾ [یوسف: ۱۰۰]

''اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی میرے اوپر احسان کیا جب مجھے قید خانہ سے نکالا اور اس وقت بھی جب کہ آپ سب کو دیہات سے میرے پاس یہاں لایا، حالاں کہ شیطان میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فتنہ کھڑا کر چکا تھا۔''

5- باپ اور بیٹے میں تحریش:

اسی طرح شیطان کی تحریش کا ایک بہت بڑا میدان باپ اور اس کے بیٹوں کے باہمی تعلق کو بگاڑنے کا ہے، جس کی صورت باپ کی نافرمانی، اس کے ساتھ بدسلوکی اور باپ کا وصیت و میراث میں شریعت کی مخالفت ہے، نیز کسی بیٹے کو زیادہ دینے وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ بسا اوقات والدین کو یا ان میں سے کسی

[1] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً وارد ہے کہ ''وَالنِّسَاءَ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ'' (مصنف ابن أبي شيبة: (12/ 212)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کو کسی بیٹے سے، اس کی بیوی یا اس کی اولاد سے زیادہ محبت ہوتی ہے تو یہی چیز شیطان کی تحریش اور دخل اندازی کا سبب بن جاتی ہے۔

آپ لوگ مشاہدہ کرتے ہیں کہ اس بارے میں باپ کی معمولی لغزش یا اس کی کسی فطری کمزوری کو بنیاد بنا کر شیطان بیٹوں کو اپنے باپ کے خلاف اور باپ کو اپنے بیٹوں کے خلاف ورغلاتا اور دونوں کے درمیان تحریش پیدا کر دیتا ہے۔قرآن مجید میں اگر حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے قصے پر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی جو محبت حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ تھی اسے بنیاد بنا کر شیطان نے کس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کے دلوں میں حسد کی آگ کو بھڑکایا، پھر انھیں کس قدر نازیبا اور گھناؤنی چال چلنے پر ابھارا،حتی کہ بیٹوں نے اپنے ہی باپ کو جو اللہ کے نبی ہیں "ضلال مبین" یعنی بہت بڑی غلطی سے متہم کیا: ﴿وإِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾[يوسف: ٨٠] ''حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ابا جان تو بالکل ہی بہک گئے ہیں۔''

پھر انھیں کس قدر گھناؤنی اور نازیبا حرکت اور صریح گناہ میں مبتلا کر دیا کہ یوسف علیہ السلام کو بے یار و مددگار کنویں میں ڈال کر چلے آئے اور باپ کے سامنے صاف لفظوں میں جھوٹ بول گئے، بلکہ ایک پورا جھوٹا قصہ ہی گڑھ لیا۔

شیطان کی اس تحریش کے بہت سے مظاہر ہمارے معاشرے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

6- امیر اور مامور کے درمیان تحریش:

یعنی جو لوگ کسی ذمہ دار اور منتظم کے ماتحت کام کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے مابین بھی شیطان کی ریشہ دوانیاں عروج پر ہوتی ہیں۔یہ امر ہر شخص کے مشاہدے میں ہے کہ منیجر اور اس کی نگرانی میں کام کرنے والوں میں عموماً بدظنی کا ماحول ہوتا ہے، جس طرح کہ کسی مدرسے کے ناظم اور اس کے مدرسین کے مابین عموماً ایسا ہی ماحول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے میں آتا ہے، چنانچہ ناظم یا مہتمم کسی مدرس کو اپنے قریب کرتا ہے اور کسی کو دور، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے مابین شیطان داخل ہوکر فساد ڈالنا شروع کر دیتا ہے، جو بدظنی، حسد، غیبت، چغلی اور بسا اوقات بغاوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، ہم نے یہاں صرف ایک مثال دی ہے اسی پر ہر کمپنی اور ادارے کو قیاس کر سکتے ہیں۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب "الاستیعاب" میں حضرت صفیہ بنت حیی ام المومنین رضی اللہ عنہا کے تذکرے میں لکھا ہے کہ ایک بار ان کی ایک لونڈی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت صفیہ کی شکایت لے کر جاتی ہے اور کہتی ہے کہ صفیہ ہفتے کے دن سے محبت کرتی ہیں[1] اور ابھی تک یہود سے اپنے تعلقات کو استوار کر رکھا ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا کہ ان سے پوچھو کہ کیا یہ سچ ہے؟ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جواب تھا: جہاں تک ہفتے کے دن سے محبت کا تعلق ہے تو جب سے اللہ نے اس کے عوض ہمیں جمعہ کے دن کی نعمت سے نوازا ہے ہم نے ہفتے کے دن سے محبت نہیں کی، البتہ جہاں تک یہود کے ساتھ حسنِ سلوک کا تعلق ہے تو ان میں ہماری رشتے داریاں اور قرابت داریاں ہیں، جس کی وجہ سے میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کا برتاؤ ضرور کرتی ہوں۔

پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی لونڈی سے پوچھا کہ آخر اس حرکت پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ تو اس کا جواب تھا کہ شیطان نے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں شیطان کو مزید رسوا کرتی ہوں اور تجھے اللہ کے لیے آزاد کرتی ہوں۔[2]

ساتھیو! شیطان کی تحریش کے یہ چھ میدان ہم نے بطور مثال ذکر کیا ہے، ورنہ وہ کون سا میدان ہے جو شیطان کی تحریش سے بچا ہوا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ہفتے کا دن یہود کے نزدیک مقدس دن ہے جس طرح کہ مسلمانوں کے یہاں جمعے کا دن۔

[2] الاستیعاب (4/ 1874) سیر أعلام النبلاء (2/ 232)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرف اشارہ فرمایا ہے:

«إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ، حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ»[1]

''یقیناً شیطان تمھارے ہر معاملے میں دخل دیتا ہے، حتی کہ تمھارے کھانے کے وقت بھی حاضر رہتا ہے۔''

اب اس موضوع کو یہیں ختم کر کے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کون کون سی صورتیں اور طریقے ہیں جنھیں شیطان ''تحریش'' کے لیے استعمال کرتا ہے۔

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (2033)، مسند أبي يعلى (3/ 416)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیطانی تحریش (بگاڑ پیدا کرنے) کی مختلف شکلیں

1- قومی یا نسلی عصبیت کا نعرہ بلند کرنا:

پہلی چیز جو سب سے بڑی اور سب سے زیادہ پائی جاتی ہے وہ نسل پرستی اور قومیت کا نعرہ بلند کرنا ہے، یہ شیطان کا بہت بڑا ہتھیار ہے۔

اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی برادری، اپنی قوم، اپنے علاقے یا اپنے قبیلے اور خاندان کے نام پر کسی کی مدد و تائید کے لیے تیار ہو جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ حق پر ہے یا باطل پر، قبل اس کے کہ یہ معلوم کرے کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون؟ قبل اس کے کہ جانے کہ یہ مدد اور تائید شرعی ہے یا غیر شرعی؟ بلکہ محض عصبیت کی بنیاد پر کسی کی مدد کے لیے تیار ہوجائے، کیونکہ جاہلیت جس کی رسوم و نقوش کو مٹانے کے لیے نبی مکرم ﷺ آئے تھے اس میں ایک رسم یہ بھی تھی کہ "انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا"، ''اپنے بھائی کی مدد ہر حال میں کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''[1]

چونکہ اس سے دنیا میں بگاڑ و فساد پیدا ہوتا ہے اور مظلوم کو اس کا حق نہیں مل پاتا، اس لیے نبی مکرم ﷺ نے اس سے سختی سے منع فرمایا ہے، لیکن چونکہ ہر شخص کو

---

[1] زمانہ جاہلیت کا یہی اصول تھا، اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس جملے کو تو اسی طرح باقی رکھا۔ البتہ اس کے مفہوم میں تبدیلی کی، چنانچہ حدیث نبوی ہے کہ ((اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)) ''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم''، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے، لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ظلم کرنے والے کا ہاتھ پکڑ لو، یعنی اسے ظلم سے روکو۔'' (صحیح البخاري، رقم الحدیث: 2444، بروایت انس)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فطری طور پر اپنا قبیلہ، علاقہ اور خاندان محبوب ہوتا ہے، اس لیے اگر وہ اس جذبے کو شریعت کی لگام نہ دے تو شیطان انسان کی اس فطری کمزوری سے پورا فائدہ اٹھاتا ہے اور اپنے تحریشی حربے استعمال کرتا ہے۔

اور اسے ہماری بدقسمتی کہیے یا بے پروائی، ہم میں سے بہت سے سمجھدار لوگ بھی اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں، حتی کہ -نعوذ باللہ من ذلك- اہلِ علم کا گروہ بھی اس میں ملوث ہو جاتا ہے، یعنی یہ شخص کس قوم کا ہے؟ یہ کس نسل کا ہے؟ یہ کس خاندان کا ہے؟ یہ کہاں کا رہنے والا ہے؟ پھر یہی چیز لوگوں کا حق مارنے یا خود اپنے آپ کا کسی خیر سے محرومیت کا سبب بن جاتا ہے۔

میں عموماً اپنے ساتھیوں کے سامنے بطور مثال یہ بیان کرتا ہوں کہ ہماری جماعت جو متبع قرآن وسنت جماعت ہے، علمائے حدیث کی جماعت ہے، یہ برادری کوئی علاقائی برادری نہیں، بلکہ عالمی برادری ہے، اس کے باوجود ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بعض چھوٹے چھوٹے اہلِ علم بسا اوقات اپنی برادری اور اپنے علاقے کے علما کے بارے میں غلو سے کام لیتے ہیں اور دوسرے علاقے کے علما کی قدر نہیں کرتے، حتی کہ صورت حال یہاں تک پہنچتی ہے کہ کسی مکتب جالیات (فاریز دعوہ سنٹر) میں اگر کوئی داعی پاکستانی ہے تو اس کے درس میں حاضر ہونے والے اکثر لوگ پاکستانی ہونگے اور انڈین اور بنگلا دیشی خال خال ہی نظر آئیں گے، لیکن اگر داعی انڈین ہے تو اس کے درس میں حاضر ہونے والے زیادہ انڈین ہوں گے، پاکستانی اور بنگلا دیشی کم ہی نظر آئیں گے، بلکہ اس مکتب کا داعی بھی اپنے یہاں درس وخطاب کے لیے زیادہ تر اپنے ہی ملک والے داعی کو دعوت دیتا ہے، آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دل کے گوشے میں شیطان تحریش کا بیج بو رہا ہے اور ہمارے دلوں میں یہ بگاڑ پیدا کر دیا ہے کہ یہ پاکستانی ہے، یہ انڈین اور یہ بنگلا دیشی ہے، اور اسی چیز کو بنیاد بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر شیطان اپنا کام کر رہا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ علاقائی اور نسلی عصبیت پیدا کر کے شیطان ہمارے درمیان داخل ہونا چاہتا ہے، اسی لیے نبی ﷺ نے اپنی متعدد حدیثوں میں قومی ونسلی عصبیت سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے، چنانچہ حضرت جبیر بن مطعم بن عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ»[1]

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت کی دعوت دی، وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے عصبیت پر قتال کیا اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت پر مرا۔''

اسی معنی میں وہ حدیث بھی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص امام کی اطاعت سے نکل گیا اور مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا، اور جو شخص اندھے تعصب کے جھنڈے کے نیچے لڑا، اپنی عصبیت کے لیے غصہ ہوا، یا عصبیت کی طرف دعوت دی یا عصبیت ہی کی وجہ سے مدد کے لیے اٹھا اور پھر مارا گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔''[2]

عہدِ نبوی میں بھی ایک بار شیطان نے اسی عصبیت کے ذریعے صحابہ کرام کے درمیان اختلاف پیدا کرنا چاہا تھا۔ اگر رسولِ رحمت ﷺ اس وقت اپنی حکمتِ عملی سے کام نہ لیتے تو اس دن انصار ومہاجرین باہم لڑ پڑتے، یہ تو نبی مکرم ﷺ کے وجود کی

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (5121)

[2] صحيح مسلم، رقم الحديث (1848) مسند أحمد (13/ 324)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

برکت اور آپ کی حکمتِ عملی تھی کہ اس چنگاری کو بجھا دیا۔ یہ واقعہ غزوۂ بنو مصطلق کا ہے جسے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ہم تک پہنچایا ہے۔

چنانچہ اصل قصہ کچھ اس طرح ہے کہ اس غزوے سے واپسی پر جب مسلمان مریسیع نامی ایک چشمے پر قیام پذیر تھے تو پانی لیتے وقت دو آدمیوں کی باہم دھکم پیل ہوگئی۔ ایک شخص جس کا نام جہجاہ غفاری بیان کیا جاتا ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور دوسرا شخص سنان بن وبر جو انصار کا حلیف تھا۔ دھکم پیل کے بعد جب معاملہ آگے بڑھا تو جہجاہ نے سنان کی سرین پر اپنے ہاتھ یا پیر سے مار دیا، چونکہ ان لوگوں کے یہاں یہ بات بڑی ذلت آمیز تھی، لہٰذا سنان نے "یا للأنصار" کی پکار لگائی، جس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اے انصار کے لوگو! میری مدد کو دوڑو۔ یہ سن کر جہجاہ نے "یا للمهاجرین" کا نعرہ لگایا جسے سن کر دونوں طرف سے صحابہ ایک دوسرے کے مقابل جمع ہونا شروع ہوگئے، قریب تھا کہ دونوں فریق یہ سنے سمجھے بغیر کہ ظالم کون ہے اور مظلوم کون ہے باہم لڑ پڑتے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسے ہی اطلاع ملی تو آپ فوراً وہاں پہنچے اور فرمایا: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ؟)) "(میرے ہوتے ہوئے) یہ جاہلیت کی پکار کیسی ہے؟" ((دَعُوهَا، فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ))[1] "اسے چھوڑو، یہ بدبودار چیز ہے۔"

2- جاہلی تہذیب پر فخر کرنا اور اسے زندہ کرنا:

بسا اوقات لوگوں کا اپنی جاہلی ثقافت وتہذیب پر فخر کرنا بھی شیطان کی تحریش کا سبب بن جاتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ کوئی بھی قوم ہو، اس کے باپ دادا خواہ جیسے بھی رہے ہوں، وہ ان کی تہذیب اور ان کے کارناموں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے، بلکہ بسا اوقات لوگ یہ جانتے بھی ہیں کہ ہمارے باپ دادا کے یہ کارنامے غلط ہیں، لیکن پھر بھی بڑے ہی شوق اور فخر سے اسے بیان کرتے ہیں، بلکہ اگر دینی اقدار کمزور

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (4905) صحيح مسلم، رقم الحديث (2584)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہیں تو اس جاہلی تہذیب کو تقدس کی نظر سے دیکھنا شروع کر دیتے ہیں، ہمارے ماحول میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے: بسنت کا میلہ وغیرہ۔

انسانوں کی اسی کمزوری کو بنیاد بنا کر شیطان مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کرنا چاہتا ہے جس کی سب سے واضح مثال غزوہ بدر کے بعد بنوقینقاع کی جلاوطنی کا واقعہ ہے، چنانچہ غزوۂ بدر کے بعد ایک موقع پر جبکہ انصار و مہاجرین ایک جگہ بیٹھ کر باہم گفتگو کر رہے تھے کہ ایک حاسد اور کینہ پرور یہودی شاش بن قیس کا گزر وہاں سے ہوا۔ انصار و مہاجرین کی یہ رفاقت دیکھ کر کہ اب ان کے اندر جاہلیت کی باہمی عداوت کی جگہ اسلام کی الفت و اجتماعیت نے لے لی ہے اور ان کی دیرینہ شکر رنجی کا خاتمہ ہو چکا ہے، اسے سخت رنج ہوا، کہنے لگا: اوہ! اس دیار میں بنوقیلہ کے اشراف متحد ہو گئے ہیں، بخدا ان اشراف کے اتحاد کے بعد تو ہمارا یہاں گزر نہیں، چنانچہ اس نے ایک نوجوان یہودی کو جو اس کے ساتھ تھا حکم دیا کہ ان کی مجالس میں اور ان کے ساتھ بیٹھ کر جنگِ بعاث اور اس سے پہلے کے حالات کا ذکر کرے اور اس سلسلے میں دونوں جانب سے جو اشعار کہے گئے ہیں، کچھ ان میں سے سنائے۔

چنانچہ اس یہودی نے ایسا ہی کیا، جس کے نتیجے میں اوس وخزرج میں تو تو، میں میں شروع ہو گئی۔ لوگ جھگڑنے لگے اور ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے، حتی کہ دونوں قبیلوں کے ایک ایک آدمی نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر رد و قدح شروع کر دی (اور دونوں اپنے آباء و اجداد کے کارناموں پر فخر کرنے لگے) اور بڑھ چڑھ کر بیان کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ ایک نے دوسرے سے کہنا شروع کر دیا کہ اگر چاہو تو ہم اس جنگ کو پھر جوان کر کے پلٹا دیں، مقصد یہ تھا کہ ہم اس باہمی جنگ کے لیے پھر تیار ہیں جو اس سے پہلے لڑی جا چکی ہے۔ اس میں دونوں فریق کو تاؤ آ گیا اور بولے: چلو ہم تیار ہیں، حرہ میں مقابلہ ہوگا، ہتھیار ہتھیار... اور دونوں اپنے اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہتھیار لے کر حرہ کی جانب نکل پڑے، قریب تھا کہ خون ریز جنگ چھڑ جائے، لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر ہوئی، آپ اپنے مہاجرین صحابہ کو ہمراہ لے کر جھٹ ان کے پاس پہنچے اور فرمایا:

اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ اللہ! کیا میرے ہوتے ہوئے جاہلیت کی پکار اور وہ بھی بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ تمھیں اسلام کی ہدایت سے سرفراز فرما چکا ہے اور اس کے ذریعے تم سے جاہلیت کو کاٹ کر اور کفر سے نجات دیکر تمھارے دلوں کو آپس میں جوڑ چکا ہے؟ آپ ﷺ کی نصیحت سن کر صحابہ کو احساس ہوا کہ ان کی یہ حرکت شیطان کا جھٹکا اور دشمن کی ایک چال تھی، چنانچہ وہ رونے لگے اور اوس وخزرج کے لوگ ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے۔[1]

3- حسد کی آگ لگا کر:

اسی طرح بسا اوقات شیطان انسان کی بعض فطری کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر ان کے مابین تحریش سے کام لیتا ہے، انھیں فطری کمزوریوں میں سے ایک کمزوری ''حسد'' ہے۔

ساتھیو! یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ اس نے انسان میں بعض ایسی کمزوریاں رکھی ہیں جن سے انھیں آزماتا ہے، ان میں سے ایک کمزوری حسد کرنا ہے۔ بعض اہلِ علم کا قول ہے: ''لا يخلو جسد من حسد''، کوئی بھی جسم حسد سے خالی نہیں ہے، البتہ مومن اسے چھپا لیتا ہے اور منافق ظاہر کر دیتا ہے۔

انسان کی اسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر شیطان سب سے پہلے انسان کے دل میں حسد کی آگ سلگاتا ہے اور جہاں حسد پیدا ہو، وہاں ایک دوسرے پر سے اعتماد جاتا رہتا ہے، پھر اس کی وجہ سے انسان دوسرے کی غلطیاں اور کوتاہیاں ڈھونڈنا

[1] الرحيق المختوم (ص: 324) نیز دیکھیں: تفسير الطبري (6/ 55)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیتا ہے، پھر جب کوتاہیوں کو ڈھونڈنا شروع کریں گے تو لازماً اس کو بیان بھی کریں گے، اس طرح اپنے بھائی کی غیبت شروع ہو جاتی ہے اور جب غیبت شروع ہو گئی تو باہمی اختلاف ونزاع کا پیدا ہونا ضروری ہے، جس کا نتیجہ قتل وقتال تک پہنچ جاتا ہے اور اگر نہیں تو کم از کم پھوٹ، قطع تعلقی اور زبانی لڑائی تک معاملہ ضرور پہنچتا ہے۔

اس سلسلے میں قرآنِ مجید میں کئی واقعات مذکور ہیں جن میں سے دو قابلِ ذکر ہیں:

ہابیل و قابیل کا واقعہ:

مثال کے طور پر حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں ہابیل و قابیل کا قصہ لے لیجیے، جس کا ذکر سورۃ المائدۃ کی آیت 27 سے لے کر 31 تک میں ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں ہابیل و قابیل کا ایک معاملے میں اختلاف ہوا، جس کی وجہ یہ تھی کہ ابتدا میں حضرت آدم وحوا کے ملاپ سے بیک وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے، دوسرے حمل سے پھر لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے، ایک حمل کے بہن بھائی کا نکاح دوسرے حمل کے بہن بھائی سے کر دیا جاتا۔ ہوا یہ کہ ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن بدصورت تھی جب کہ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن خوبصورت تھی، اس وقت کے اصول کے مطابق ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن کے ساتھ اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن کے ساتھ ہونا تھا، لیکن قابیل چاہتا تھا کہ وہ ہابیل کی بہن کے بجائے اپنی ہی بہن کے ساتھ جو خوبصورت تھی نکاح کرے۔

حضرت آدم نے سمجھایا، لیکن وہ نہ سمجھا، بالآخر حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں کو بارگاہِ الٰہی میں اپنی اپنی قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کی قربانی اللہ کے نزدیک قبول ہو جائے گی قابیل کی بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ہابیل کی قربانی قبول کر لی گئی، یعنی آسمان سے آگ آئی اور اسے کھا گئی جو اس کے قبول ہونے کی دلیل تھی، ہابیل کی قربانی قبول ہونے پر قابیل حسد کا شکار ہوا اور اس نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ (دیکھیے: تفسیر احسن البیان سورۃ المائدۃ کی تفسیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کا واقعہ:

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ بھی قابلِ غور ہے کہ آپ کے ساتھ کیا کچھ نہیں ہوا اور آپ کو کس قدر اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا، اس کا سب سے بڑا سبب آپ کے ساتھ آپ کے بھائیوں کا حسد تھا اور شیطان کی وحی سے تھا، اسی لیے حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ﴾ [یوسف: ۱۰۰]

''اس اختلاف کے بعد جو شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں میں ڈال دیا تھا۔''

اسی طرح امام محمد بن یحییٰ الذھلی اور امام بخاری رحمہ اللہ کا واقعہ تاریخ وتراجم کی کتابوں میں ثبت ہے، جس کا سبب حسد اور اس سے فائدہ اٹھا کر شیطان کی تحریش کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ حسد شیطان کا ایسا ہتھیار ہے جس کا استعمال وہ ہر زمان و مکان میں کرتا رہا ہے اور آج بھی استعمال کر رہا ہے، بلکہ آج جب کہ تقویٰ اور خشیتِ الٰہی کی کمی دلوں میں بڑھ گئی ہے تو حسد ہی کے ذریعے آج شیطان نے کتنے اہلِ علم وفضل اور داعیانِ حق کے درمیان فتنے کھڑے کر رکھے ہیں۔ آج اگر آپ اپنے دائیں بائیں دیکھیں تو کتنے ہی علما اور مخلص داعیانِ حق حسد کی چھری سے نہ صرف زخمی، بلکہ مقتول نظر آئیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھلائی ہے کہ ہم صبح وشام پڑھیں:

''وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ''

''اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے آپ کی پناہ لیتا ہوں۔''

سچ فرمایا: نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا لَمْ یَتَحَاسَدُوا» [1]

''جب تک لوگ ایک دوسرے پر حسد کرنے سے بچتے رہیں گے خیر و عافیت سے رہیں گے۔''

4- غصہ کرنا:

انسان کی دوسری کمزوری جس سے شیطان کو تحریش کا موقع ملتا ہے وہ غصہ آنا ہے، کیوں کہ جہاں انسان کو غصہ آتا ہے وہاں شیطان فوراً پہنچ جاتا ہے اور غصے کی آگ کو بھڑکانا شروع کر دیتا ہے، پھر اس آگ پر گالی گلوچ کا پٹرول چھڑک کر اسے مزید دہکا دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسان غصے میں لال پیلا ہونا شروع کر دیتا ہے۔

ہمارے علاقے میں ایک واقعہ مشہور ہے کہ کسی دکان دار کے پاس ایک شخص کپڑا خریدنے گیا، مول بھاؤ کے دوران میں ایک یا دو روپے پر دونوں کا اختلاف ہوگیا، خریدار کہتا: میں اتنے ہی میں لوں گا اور دوکاندار کہتا: میں اتنے سے کم میں نہیں بیچ سکتا، حتی کہ بات یہاں تک بڑھ گئی کہ دونوں کا اختلاف ہاتھا پائی تک پہنچ گیا، اس وقت کپڑے کے دکاندار کپڑا ناپنے کے لیے لوہے کا میٹر رکھتے تھے، چنانچہ دکاندار نے اس میٹر سے خریدار کے سر پر مارا جس سے اس کا سر پھٹا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔

اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لوگ یہی کہتے ہیں کہ فلاں نے فلاں کی جان صرف ایک روپے کے لیے لے لی، حالانکہ ساتھیو! ایک روپے کا معاملہ نہیں تھا، اصل معاملہ غصے کا تھا اور شیطان کی تحریش کا تھا، اسی لیے تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قبطی کی موت واقع ہوئی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے شیطان کا عمل قرار دیا تھا:

﴿وَدَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ

[1] الطبراني الكبير، (8/ 309 رقم الحديث: 8157) بروايت ضمرة بن ثعلبه، دیکھیں: الصحيحة، رقم الحديث (338)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هٰذَا مِنْ شِيعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهٖ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهٖ فَوَكَزَهُ مُوسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۖ إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴾

[القصص: ۱۵]

''اور ایک روز وہ شہر میں ایسے وقت میں داخل ہوئے جبکہ اہلِ شہر غفلت میں تھے، وہاں انھوں نے دیکھا کہ دو آدمی لڑ رہے ہیں، ایک ان کی اپنی قوم کا تھا اور دوسرا ان کی دشمن قوم سے تعلق رکھتا تھا، ان کی قوم کے آدمی نے دشمن قوم والے کے خلاف انھیں (موسیٰ علیہ السلام کو) مدد کے لیے پکارا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو ایک گھونسا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا، یہ حرکت سرزد ہوتے ہی موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ شیطان کی کارفرمائی ہے، وہ سخت دشمن اور کھلا گمراہ کن ہے۔''

چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کے آدمی کی مظلومیت پر رحم آیا اور مخالف کے ظلم پر غصہ آ گیا اور اس غصے میں مخالف کو ایک زور کا گھونسا لگایا تو اس نے دم توڑ دیا۔

اسی لیے ہمارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ غصے کے موقعہ پر ہم "أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لیا کریں، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ دو آدمی باہم الجھ پڑے اور ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے جس کی وجہ سے ایک شخص کو غصہ آ گیا، حتی کہ اس کی رگیں پھول گئیں اور چہرہ سرخ ہوگیا، یہ دیکھ کر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ» [1]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (3282) صحيح مسلم، رقم الحديث (2610)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ غصہ کرنے والا وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کے اوپر سے غصے کا اثر جاتا رہے، اگر وہ "أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے، لوگ اس کے پاس جا کر کہنے لگے کہ نبی ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر تو "أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو تیرا غصہ جاتا رہے گا، یہ سن کر اس نے کہا: کیا تم لوگ مجھے مجنون سمجھتے ہو؟

اسی طرح وہ واقعہ بھی آپ لوگ برابر پڑھتے اور سنتے آئے ہیں کہ نبی ﷺ کی مجلس میں ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے، پھر اس نے دوسری بار بھی برا بھلا کہا اور حضرت صدیق اکبر پھر بھی خاموش رہے، پھر جب اس نے تیسری بار حضرت صدیق کو برا بھلا کہا تو ان سے نہ رہا گیا اور وہ اس کے جواب میں بول پڑے، پس یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ اس مجلس سے اٹھے اور چلے گئے، حضرت صدیق اکبر کو بڑا تعجب ہوا اور نبی مکرم ﷺ سے کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! جب تک وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا اور برا بھلا کہہ رہا تھا تو آپ وہاں بیٹھے مسکرا رہے تھے اور جب ہم نے اس کا جواب دے دیا تو آپ اٹھ کر چلتے بنے، کیا آپ مجھ سے ناراض ہوگئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم خاموش تھے تو تمھاری طرف سے جواب دینے کے لیے آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا اور اس کی باتوں کا رد کر رہا تھا، لیکن جب تم بول پڑے تو درمیان میں شیطان کود پڑا، لہٰذا میں ایسی جگہ نہیں بیٹھ سکتا جہاں شیطان کا دخل ہو جائے۔[1]

5- سرداری و منصب کا لالچ:

شیطان کی تحریش کا ایک بڑا موقع انسان کی جاہ و منصب کی خواہش ہے، یہ بھی انسان کی ایک فطری کمزوری، انسان کی سب سے خطرناک خواہش اور سب سے

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (4898) بروايت أبي هريرة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑی شہوت ہے جس سے شیطان بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے، اس سے بری اور خطرناک کوئی دوسری شہوت بنی نوع انسان میں موجود نہیں ہے، یہ انسان کے دین کے لیے کس قدر خطرناک ہے اس کا اندازہ آپ لوگ اس حدیث سے بآسانی لگا سکتے ہیں۔

چنانچہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ»[1]

''دو بھوکے بھیڑیے جنھیں بکریوں کے ریوڑ میں آزاد چھوڑ دیا جائے (بعض روایتوں میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ بھیڑیے خوں خوار ہوں اور بکریوں کا چرواہا غائب ہو) تو وہ بکریوں کو جتنا نقصان پہنچا سکتے ہیں اس سے کہیں زیادہ نقصان آدمی کے دین کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ مال وجاہ کے لالچ میں پڑ جائے۔''

ایسے بھیڑیوں سے بکریوں کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اس کا اندازہ ہر شخص بآسانی لگا سکتا ہے، یعنی شاید ہی کوئی بکری ہو جو موت سے بچ جائے اور اگر موت سے بچ بھی گئی تو زخموں سے صحیح سلامت نہیں رہ سکتی، بعینہٖ اسی طرح مال و منصب کی طلب اور اس کے لالچ میں پڑ جانے کے بعد کسی بھی انسان کا دین سلامت نہیں رہ پاتا، انسان کی اسی خواہش کی پیروی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیطان اس شہوت کو ہوا دیتا ہے تو کتنے بڑے بڑے اختلاف ہمارے درمیان رونما ہوتے ہیں، حتی کہ بندہ اپنی ماں اور باپ کو بھی اس کے لیے قربان کر دیتا ہے اور اپنے بھائی اور بہنوں کا خون کر دیتا ہے، اس کے مظاہر کا آپ مشاہدہ کرنا چاہیں تو ہماری جمعیتوں، مدرسوں اور مسجدوں کی انتظامیہ کو دیکھ لیں، اسی شہوت کی بنیاد پر ان میں اختلافات ہوتے ہیں

[1] سنن الترمذي، رقم الحديث (2376) صحيح ابن حبان، رقم الحديث (3218)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے نتیجے میں ایک جمعیت سے کئی جمعیتیں اور ایک مدرسے سے دوسرا مدرسہ حتی کہ ایک مسجد سے ہٹ کر دوسری مسجد بلا کسی خاص ضرورت کے وجود میں آتی ہے۔ ویسے تو نیتوں کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، البتہ ایسے موقعوں پر لوگوں کی نیتیں صاف نہیں رہتیں، یہ الگ مسئلہ ہے کہ ایسے وقت میں اعذار بڑے ہی خوبصورت ہوتے ہیں، کہیں مظلوموں کا حق دلانے کا بہانہ ہوتا ہے، مسجد و مدرسہ کے اوقاف میں غیر شرعی تصرف کو ختم کرنے کا حیلہ ہوتا ہے، اس میں امانت میں خیانت کو روکنے کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے، کہیں دین کی دعوت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے جذبے کا سہارا لیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ، جب کہ اگر گہرائی میں جا کر دیکھا جائے تو ان سب سے بڑا سبب شیطان کی تحریش ہے۔ اس وقت وہ لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ [القصص: ٨٣]

”آخرت کا گھر تو ہم نے ان لوگوں کے لیے بنا رکھا ہے جو اس زمین پر بڑائی (جاہ و منصب) نہیں چاہتے اور نہ ہی فساد (لڑائی اور اختلاف کر کے) مچانا چاہتے ہیں، اور یاد رکھو کہ انجامِ خیر تو متقیوں کے لیے ہے۔“

اس آیتِ مبارکہ کا مفہومِ مخالف یہی ہے کہ جو لوگ آخرت چاہتے ہیں وہ دنیاوی جاہ و منصب کے پیچھے نہیں دوڑتے۔

اسی بات کو نبی ﷺ نے اس طرح بیان کیا ہے:

«يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا»[1]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث (6622)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے عبدالرحمٰن بن سمرۃ! امارت طلب نہ کرنا، کیونکہ اگر طلب کرنے سے تمھیں امارت دی گئی تو تو اس کے سپرد کر دیا جائے گا (یعنی اس کو ادا کرنے میں اللہ کی مدد تمھارے شامل حال نہ ہو گی) اور اگر بغیر طلب کے تمھیں دی گئی تو اس پر تمھاری مدد کی جائے گی۔''

ایک اور جگہ منصب و جاہ کے حصول کے لیے حرص کی خطرناکی واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

«إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ القِيَامَةِ»[1]

''تم یقیناً حکومت و امارت کی حرص کرو گے، لیکن یاد رکھو یہ قیامت کے دن ندامت کا سبب بنے گی۔''

آج ہماری اس کمزوری اور اس سے فائدہ اٹھا کر شیطان کی تحریش کے نتیجے میں پیش آنے والے آثار نے ہمیں دیگر جماعتوں اور قوموں کے سامنے رسوا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم ایک مضحکہ خیز قوم بن کر رہ گئے ہیں۔ یالیت قومي یعلمون.

6- عجب اور خود بینی:

اپنی رائے پر جم جانا اور اپنی ہی رائے کو پسند کرنا اور اسے ہی سب سے بہتر سمجھنا یہی عجب اور خود بینی ہے، یہ بھی شیطان کی تحریش کا بہت بڑا سبب بنتا ہے، ویسے یہ انسان کی فطرت ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کی بات اوپر رہے، اس کی رائے کو قبول کیا جائے، بلکہ بسا اوقات آپ اس کو سمجھا دیں، اس کی رائے کا غلط ہونا بھی ثابت کر دیں، لیکن وہ اپنی رائے سے ہٹنا نہیں چاہتا اور اس پر جمے رہنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ تلاش کر لیتا ہے، کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ آپ کی بات کی صحت کو قبول کر لیتا ہے، لیکن اسے نہ ماننے کا کوئی نہ کوئی عذر یہ پیش کر دیتا ہے کہ یہ رائے بھی اچھی ہے،

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (7148)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ کوئی دینی مسئلہ ہوتا ہے تو یہ کہتا ہے کہ بعض علماء نے اسے بھی تو قبول کیا ہے، اس طرح وہ اختلاف میں پڑا رہتا ہے اور حق قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا، حالانکہ نبی ﷺ نے عجب اور اپنی رائے پر اڑے رہنے کو ہلاکت و تباہی کا سبب قرار دیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے:

«ثَلاثُ مُهلِكَاتٍ: شُحٌّ مُطَاعٌ وَهَوًى مُتَّبَعٌ وَإِعُجَابُ الْمَرُءِ بِرَأْيِهِ» [1]

''تین ایسی چیزیں ہیں جو ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں:
① ایسی لالچ و بخالت کہ انسان اس کا مطیع و فرمانبردار بن جائے۔
② ایسی خواہش کہ جس کے پیچھے انسان پڑا رہے۔ ③ ہر شخص کا اپنی ہی رائے کو پسند کرنا۔''

ایک اور حدیث میں ارشادِ نبوی ہے:

«لَوُ لَمُ تَكُونُوا تُذُنِبُونَ لَخَشِيتُ عَلَيُكُمُ مَا هُوَ أَكُثَرُ مِنُهُ اَلُعُجُبَ» [2]

''اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو مجھے تمھارے اوپر ایک ایسے امر کا خطرہ ہے جو تمھارے گناہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے، اور وہ ہے، عجب و خود بینی۔''

اس کی وجہ یہ ہے کہ گناہ کو آدمی اپنی کمزوری اور اپنی کمی تصور کرتا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرنا شروع کر دیتا ہے، جبکہ عجب اور خود بینی کو اپنی خوبی اور اپنا کمال تصور کرتا ہے اور اپنی اصلاح کی کوشش نہیں کرتا۔

---

[1] مسند البزار (13/ 486) شعب الإيمان، رقم الحديث (731) بروايت أنس، دیکھیں: الصحيحة، رقم الحديث (1802)

[2] مسند البزار (13/ 326) مسند الشهاب، رقم الحديث (1447) بروايت أنس، دیکھیں: الصحيحة، رقم الحديث (658)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آدمی خود بیں ہوتا ہے تو وہ کبر وغرور کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ناصح کی بات کو قبول نہیں کرتا، قارون کی سب سے بڑی غلطی یہی تھی کہ اس نے اپنے آپ کو بڑا عقل منداور سعادت مند سمجھ رکھا تھا، اسی لیے تو اس نے کہا:

﴿قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔـلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ [القصص: ۷۸]

''وہ کہنے لگا یہ تو جو کچھ مجھے ملا ہے اس علم کی بدولت ملا ہے جو مجھے حاصل ہے (اللہ تعالیٰ نے) کہا: اسے یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے ایسے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے سخت اور مال و دولت میں اس سے زیادہ تھے؟ اور مجرموں کے گناہوں سے متعلق ان سے نہ پوچھا جائے گا۔''

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے کہا: اس کی میرے اندر طاقت نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نہ ہی طاقت رکھے، اسے صرف کبر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے سے روکا تھا، راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ کبھی بھی اپنے دائیں ہاتھ کو منہ تک نہیں اٹھا سکا۔[1]

چونکہ اس شخص کو عجب و غرور لاحق ہوا، اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت قبول کرنے پر راضی نہ ہوا۔ اگر آج آپ اپنے اردگرد نظر ڈالیں تو بہت سے لوگوں کی اس غلطی کی وجہ سے شیطان نے انھیں مسلمانوں کی جماعت سے دور رکھا ہے۔

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث (2021)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

7- کبر وغرور:

جیسا کہ ابھی اشارہ ہوا کہ عجب کا ایک نتیجہ کبر وغرور ہے، کبر وغرور بھی شیطان کی تحریش کا بہت بڑا سبب بنتا ہے، بسا اوقات ایک شخص کسی فرد یا جماعت سے اس لیے ملنا نہیں چاہتا کہ اس میں اپنی توہین سمجھتا ہے، کبھی کبھار انسان کسی سے اختلاف صرف اس لیے کرلیتا ہے کہ وہ کبر وغرور سے پر ہوتا ہے، نہ وہ کسی کی بات کو اوپر دیکھنا چاہتا ہے اور نہ ہی اپنے کو کسی کی ماتحتی میں دینا چاہتا ہے، ابلیس کی سب سے بڑی غلطی یہی کبر تھا جس کی وجہ سے وہ راندۂ درگاہ ٹھہرا:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ﴾ [البقرة: ٣٤]

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، اس نے انکار کیا، اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہوگیا۔''

انسان کی اس کمزوری سے شیطان بھر پور فائدہ اٹھاتا ہے اور اسے اس کے بھائی کے خلاف بطور تحریش کے استعمال کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا﴾ [الإسراء: ٥٣]

''اور آپ میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہی بات زبان سے نکالیں جو بہتر ہو، کیونکہ شیطان لوگوں میں فساد ڈالتا ہے، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

بسا اوقات انسان اپنے ساتھی یا ناصح کی بات کو حق سمجھتے ہوئے بھی صرف اس لیے قبول نہیں کرتا کہ اس کا کبر اسے روکتا ہے، بلکہ وہ شخص الٹے بحث ومباحثہ اور کٹ حجتی پر اتر آتا ہے، جس سے باہمی اختلاف کے دروازے کھل جاتے ہیں، انبیاء علیہم السلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے معاندین کی یہی روش رہی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ [المؤمن: ٥٦]

''بلاشبہ جو لوگ بلا کسی دلیل وحجت کے اللہ کی آیات میں جھگڑ رہے ہیں اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ان کے دلوں میں کبر بھرا ہوا ہے، مگر وہ جس غرور میں مبتلا ہیں اس سے کسی اونچے مقام کو پانے والے نہیں ہیں، لہٰذا آپ اللہ کی پناہ مانگیں، بلاشبہہ وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

آیت کا مفہوم واضح ہے کہ یہ آپ کے مخالفین جو آپ کی بات قبول نہیں کر رہے ہیں اور الٹے بحث ومباحثہ پر اتر آئے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انھوں نے حق کو سمجھا ہی نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ حق اور دلائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں، لیکن چونکہ ان کے اندر کبر وغرور کی بیماری ہے اس لیے شیطان انھیں حق قبول کرنے نہیں دیتا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو اس برے مرض سے سختی سے متنبہ کیا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ»[1]

''جس کے دل میں ذرہ کے برابر کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو پائے گا،

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث (48) سنن الترمذي، رقم الحديث (1999) مسند أحمد، رقم الحديث (3789)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کا یہ فرمان سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ایک آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو تو کیا یہ بھی کبر ہے؟
نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے، کبر یہ ہے کہ بندہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو اپنے سے حقیر سمجھے۔''

اگر آپ حضرات اپنے اردگرد ایک سرسری نظر ڈالیں تو آپ یہ مشاہدہ کریں گے کہ آج ہماری صفوں میں دراڑ کی ایک بہت بڑی وجہ یہی کبر ہے، جس طرح کہ ہم سے قبل یہود کی یہ عادتِ خبیثہ تھی جس سے کام لے کر وہ حق کا انکار کرتے اور باہم پھوٹ ڈالتے رہے ہیں، حتی کہ اللہ کے ولیوں اور انبیاء علیہم السلام کے قتل سے بھی پرہیز نہیں کیا۔

﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ﴾

[البقرة: ٨٧]

''اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد پے در پے رسولوں کو بھیجا اور عیسیٰ بن مریم کو روشن اور واضح دلیلیں دیں، نیز روح القدس سے ان کی مدد کی، لیکن جب کبھی تمھارے پاس رسول کوئی ایسی چیز لے کر آیا جو تمھارے مزاج کے خلاف تھی تو تم تکبر اور سرکشی پر اتر آئے، نتیجتاً نبیوں کی ایک جماعت کو جھٹلایا (جیسے حضرت عیسیٰ اور محمد علیہما الصلاۃ والسلام) اور ایک جماعت کو قتل کیا (جیسے حضرت زکریا و یحییٰ علیہما السلام)۔

8- تعصب:

تعصب! جی ہاں تعصب، آپ لوگ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ تعصب کیا ہے اور امت میں اختلاف اور مسلمانوں میں تفریق وانشقاق کا کتنا بڑا سبب ہے، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعصب خواہ اپنی رائے کے لیے ہو، جسے ہم عجب وخود بینی بھی کہہ سکتے ہیں، یا اپنی جماعت کے لیے ہو، یا اپنے مسلک کے لیے ہو یا اپنی قوم کے لیے، تعصب بہت بری چیز ہے جو امت کی جڑ کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ سچ کہا ہے شاعر مشرق نے:

شجر ہے فرقہ آرائی تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

تعصب ہی کی وجہ سے ہر شخص اپنے مسلک پر جما رہتا اور اور ہر طریقے سے اسے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، تعصب ہی کی وجہ سے آج امتِ محمدیہ متعدد فرقوں اور جماعتوں میں بٹی ہوئی ہے، تعصب ہی کی وجہ سے ایک فرقے نے دوسرے فرقے پر کس قدر ظلم کیا ہے؟ کس قدر امانت کا خون کیا جا رہا ہے، اس سے آپ لوگ اچھی طرح واقف ہیں، حتی کہ نبی ﷺ کی کتنی صحیح حدیثوں کو ضعیف و موضوع قرار دیا گیا ہے، کتنی ہی موضوع ومن گھڑت حدیثوں کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تعصب ہی کی وجہ سے کتنے اللہ کے ولیوں کو متہم کیا گیا ہے اور کتنے ہی دین کے باغیوں کو امامت کے مقام پر پہنچا دیا گیا ہے، سچ کہا ہے امام ابو شامہ رحمہ اللہ نے کہ تقلید کی ایک بہت بڑی خرابی یہ ہے کہ اس میں پڑ کر بندہ اہلِ علم کے بارے میں بدظنی کا شکار ہو جاتا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو امت میں افتراق اور خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل غلو کے ساتھ اسی عصبیت کا نتیجہ تھا، کیونکہ عبداللہ بن سبا یہودی نے سب سے پہلے جو فتنہ کھڑا کیا تھا وہ اہلِ بیت سے محبت اور خلافت کے لیے ان کے زیادہ حقدار ہونے کا نعرہ تھا۔

9- بنیادی اور غیر بنیادی چیزوں میں فرق نہ کرنا:

بنیادی اور غیر بنیادی چیزوں میں فرق نہ کرنا یا کن باتوں میں اختلاف کی گنجایش ہے اور کن باتوں میں اختلاف قابلِ برداشت نہیں ہے، یا کن لوگوں کی غلطیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابلِ برداشت ہیں اور کن لوگوں کی غلطیوں پر سکوت جائز نہیں ہے۔

یہ مذکورہ باتیں اور اس قسم کی بہت سی چیزیں ہیں جس کی وجہ سے لوگ شیطان کے پھندے میں آ کر امت یا جماعت میں اختلاف و انشقاق کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

ہمارے کبار علما پہلے اپنے مخالف سے کسی طرح نپٹتے رہے ہیں اور آج لوگ کسی طرح سے کسی کو برداشت کرنے کے قائل نہیں۔ اس دروازے سے بھی شیطان درمیان میں داخل ہوجاتا ہے۔ آج کے ماحول میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ دونوں فریق یا دونوں داعیِ اہلِ حدیث ہیں، دونوں کا منہج ایک ہے، لیکن صرف بعض ایسی چیزوں کی وجہ سے جن میں اختلاف کی گنجایش ہے، ایک دوسرے کے بارے میں غلط رائے قائم کیے ہوئے ہیں۔ میں آپ لوگوں سے کھل کر یہ باتیں کہہ رہا ہوں اور مجھے اس کا سخت تجربہ بھی ہوا ہے کہ ایک داعی کو اہلِ حدیث کی فہرست سے صرف اس لیے خارج کر دیا جاتا ہے کہ اس کا تعلق کسی تبلیغی جماعت سے منسلک شخص سے ہے، کسی کے اوپر جماعتِ اسلامی کا فرد ہونے کا لیبل صرف اس لیے لگ جاتا ہے کہ وہ تفہیم القرآن کو پڑھتا یا اپنے شاگردوں کو اس سے مستفید ہونے کا مشورہ دیتا ہے۔

ساتھیو! بہت ضروری ہے کہ ہم اس طرف توجہ دیں کہ کس قسم کا اختلاف قابلِ برداشت ہے اور کیسا اختلاف ناقابلِ برداشت ہے، ہم تقلید کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہی اندھی تقلید کو جائز سمجھتے ہیں، لیکن تقلید کو لے کر آج جو اتنا بڑا مسئلہ کھڑا کر لیا گیا ہے کہ ہر چھوٹے بڑے، متعلم و غیر متعلم، عربی سے ناآشنا ہر ایک کو اجتہاد کا حق دے دیا جائے، ہم اس کے بھی قائل نہیں ہیں، ہم اس کو بھی روا نہیں رکھتے کہ لوگ ائمہ کے ساتھ بدظنی رکھیں اور ان کے بارے میں بدزبانی کریں۔

آج صورت حال یہ ہے کہ اردو پڑھ کر عالم بننے والے لوگ بڑے بڑے علماء پر اعتراض کر رہے ہیں۔ آج تو بعض وہ لوگ جنھوں نے کسی مکتب جالیات سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی دعوتی کورس کر لیا ہے تو وہ شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اور ان سے قبل کے علماء، جیسے: حضرت شاہ اسماعیل شہید اور شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ اور ان کے شاگردوں کو نہ صرف یہ کہ اہلِ حدیث نہیں مانتے بلکہ ان کے نام کے ساتھ رحمہ اللہ کہنے اور لکھنے کے بھی قائل نہیں ہیں۔ سچ کہا ہے نازش پرتاپ گڑھی نے:

سر پھرے کرنے لگے ہیں جذب سوز دل کی بات
اب خدا رکھے تو رکھے آپ کی محفل کی بات
کتنی نفرت ہو رہی ہے صورتِ ساحل سے اب
کتنی حسرت سے کیا کرتے تھے ہم ساحل کی بات

ساتھیو! ہم تو چاہتے ہیں کہ تقلید مٹے اور لوگ کتاب و سنت کے چشمۂ صافی سے سیرابی حاصل کریں، لیکن تقلید مٹانے کے نام پر کم علم اور عربی زبان سے نابلد حضرات میں جو ذہنی آوارگی پیدا ہوگئی ہے ہم اسے بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ آج ایسے لوگوں نے بڑے بڑے علما پر فتویٰ لگانا شروع کر دیا ہے، بلکہ معاملہ یہاں تک پہنچا ہے کہ ایک مکتب جالیات سے امام ابن القیم رحمہ اللہ کی بعض کتابوں کو، جیسے: "زاد المعاد" کی چوتھی جلد کو ہٹا دیا گیا، کیونکہ اس میں قرآن و حدیث پر مشتمل تعویذ کو جائز کہا گیا ہے، اسی کو کہا گیا ہے کہ "اندھے کے ہاتھ میں لاٹھی"[1]

[1] بنیادی اور غیر بنیادی باتوں میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے جو اختلافات رونما ہوتے ہیں اس کی مثالیں تو بہت ہیں لیکن اس کی دو تازہ مثالیں جو اسی سال یعنی سنہ 1440ھ ماہ ربیع الاول میں پیش آئی ہیں، ان کا ذکر ہم کرتے ہیں۔

پہلی مثال: ماہ ربیع الاول کی ابتدائی تاریخوں میں میرے موبائل پر رہ رہ کر کئی بار ایک ہی کال آتی ہے، لیکن میں اس کا جواب نہ دے پاتا تھا، وجہ یہ تھی کہ یہ کال یا تو ایسے وقت میں آتی جب میں سعودیہ سے باہر ہوتا یا اس وقت آتی جب میں نماز میں ہوتا یا پھر کسی درس میں مشغولیت کے دوران، اتفاق سے ایک دن جب میں عصر کی نماز کے بعد مسجد سے نکل رہا کہ پھر وہی کال آئی، جواب کے لیے جب ہم نے بٹن دبایا تو دوسری طرف سے ایک محترمہ تھیں جن کی ←

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز میں پریشانی اور گھبراہٹ کا اثر نمایاں تھا، وہ بیان کرنے لگیں کہ شیخ صاحب آپ کے دروسِ سیرت سے استفادہ کر کے میں نے اپنے ایک درس میں یہ بیان کر دیا کہ نبی کریم ﷺ کی شادی جب حضرت خدیجہ سے ہوئی تو صحیح قول کے مطابق حضرت خدیجہ کی عمر تیں سال کے قریب تھی، محترمہ کہتی ہیں کہ میرا یہ بیان کرنا تھا کہ حاضرِ درس عورتیں میرے پیچھے پڑ گئیں کہ اس کی دلیل کیا ہے؟ یہ بات کس عالم نے لکھی ہے؟ تم نے یہ بات کہاں سے کہی ہے؟ ہم تو اب تک یہی پڑھتے اور سنتے آئے ہیں کہ اس وقت مائی خدیجہ کی عمر چالیس سال تھی، محترمہ کہنے لگیں: شیخ صاحب! میں نے آپ سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی، لیکن رابطہ نہ ہو پایا، ادھر ان عورتوں نے میری ناک میں دم کر دیا ہے، برائے مہربانی اس کا حوالہ بتا دیجیے، مختصر یہ کہ میں نے انھیں حوالے دے دیے اور یہ بھی بیان کر دیا کہ میں نے درس میں اس کی وجہ بھی بیان کر دی ہے، نیز یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جسے بنیاد بنا کر باہم اختلافات پیدا کیے جائیں اور ایک خیر کے کام میں رکاوٹ ڈالی جائے۔

دوسری مثال: جنوبِ ہند کے ایک مشہور شہر میں خطبۂ جمعہ کے دوران ایک خطیب صاحب نے یہ بیان کر دیا کہ کفارِ قریش کے مطالبے اور ان کی بار بار کی دھمکی پر جب ابوطالب نے نبی کریم ﷺ سے دعوتِ دین کے بارے میں اپنے منہج میں نرمی لانے اور اسلوب میں تبدیلی پیدا کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے دائیں ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں تو بھی میں اپنے اس موقف کو تبدیل نہیں کر سکتا، الخ

خطیب صاحب کا یہ بیان کرنا تھا کہ ایک صاحب جن کا شمار اہلِ علم میں ہے اور ان کے نام کے آگے ایک مقدس علمی لقب بھی لگتا ہے، سخت ناراض ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ قصہ صحیح نہیں ہے، تم نے اسے کیوں بیان کیا؟ بلکہ صحیح قصہ اس طرح ہے، بات صرف یہیں تک نہیں رکی، بلکہ ان صاحب نے شوشل میڈیا پر خطیب کے خلاف ایک محاذ تیار کر لیا اور پروپیگنڈہ کھڑا کر دیا، جس کے لیے مجھے بھی ٹیلی فون کیا گیا اور تفصیل پوچھی گئی۔ حالانکہ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جسے بنیاد بنا کر کسی کو بدنام کیا جائے یا اسے امامت کا اہل ہی نہ سمجھا جائے۔ صرف انھیں دو مثالوں سے اندازہ لگا لیجیے کہ ہمارے یہاں اس سلسلے میں کس قدر کوتاہی ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

10- گناہ کا ارتکاب:

ساتھیو! اس سلسلے کی آخری کڑی گناہ ہے، گناہ بھی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے شیطان دو بھائیوں میں اختلاف پیدا کرتا ہے۔ یہ گناہ خواہ واجبات کا ترک ہو، منہیات کا ارتکاب ہو یا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے میں کوتاہی ہو، شاید آپ حضرات کو اس پر تعجب ہو کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے، لیکن اس کی دلیل یہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

«مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فِي اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ أَوْ فِي الْإِسْلَامِ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا»[1]

''اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اسلام کے نام پر اگر دو مسلمان اکٹھے ہوتے ہیں (باہم محبت کرتے ہیں) پھر دونوں میں اختلاف و جدائی ہو جائے تو دونوں میں سے کسی نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔''

مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا، إِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا»[2]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب بھی دو آدمی باہم محبت کا رشتہ رکھتے ہیں، پھر دونوں میں اختلاف ہو جائے تو دونوں میں سے کسی نے کسی گناہ کا ارتکاب ضرور کیا ہے۔''

قرآن مجید کی بعض آیات میں بھی اس طرف اشارہ ہے، چنانچہ سورۃ المائدہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[1] الأدب المفرد، رقم الحديث (401) بروايت أنس

[2] مسند أحمد (2/ 68)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ [المائدة: ١٤]

''اور جو اپنے آپ کو نصرانی کہتے ہیں، ہم نے ان سے بھی عہد و پیمان لیا، انھوں نے بھی اس کا بڑا حصہ فراموش کر دیا جو انھیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان کے بیچ قیامت تک کے لیے دشمنی وکینہ ڈال دیا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ عنقریب ان کو اس سے آگاہ کرے گا۔''

گویا عہدِ الٰہی سے انحراف اور ان کی بدعملی کے عوض اللہ تعالیٰ نے ان کے مابین پھوٹ ڈال دی جس کے عوض وہ ایک دوسرے کے سخت دشمن بن گئے۔ چنانچہ عیسائیوں کے کئی فرقے ہیں جو ایک دوسرے سے شدید نفرت وعناد رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے معبد میں عبادت نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امتِ مسلمہ پر بھی یہ سزا مسلط کر دی گئی ہے، یہ امت بھی (احکامِ الٰہی سے انحراف اور گناہوں کے ارتکاب کے عوض) کئی فرقوں میں بٹ گئی ہے جن کے درمیان شدید اختلافات اور نفرت کی دیواریں حائل ہیں۔

(1) تفسیر أحسن البیان (ص: 308)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متنِ احادیث

اب آخر میں ان احادیث کے متن کو نقل کیا جا رہا ہے جو تحریش سے متعلق وارد ہوئی ہیں:

1- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟ -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- فَقَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، قَالَ: فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا، وَلَكِنْ سَتَكُونُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ يُرْضَى بِهَا، أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ مَا أَضَعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ، أَلَا يَا أُمَّتَاهُ قَدْ بَلَّغْتُ؟» -ثَلَاثَ مَرَّاتٍ- قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: اَللَّهُمَّ اشْهَدْ. [1]

2- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَدْ " يَئِسَ الشَّيْطَانُ أَنْ يَعْبُدَهُ

[1] سنن النسائى الكبرى (2/ 445) ابن أبي شيبة (2/ 55)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمُونَ، وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ "[1]

3- فَقَالَ شَدَّادٌ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ لَمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مِنَ الشَّهْوَةِ الْخَفِيَّةِ وَالشِّرْكِ» فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ: اللّٰهُمَّ غَفْرًا، أَوَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَدَّثَنَا: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ»؟ فَأَمَّا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ فَقَدْ عَرَفْنَاهَا، هِيَ شَهَوَاتُ الدُّنْيَا مِنْ نِسَائِهَا وَشَهَوَاتِهَا، فَمَا هَذَا الشِّرْكُ الَّذِي تُخَوِّفُنَا بِهِ.[2]

4- عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ هَذِهِ السُّورَةَ أُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِمِنًى وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ﴿**إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ**﴾ حَتَّى خَتَمَهَا فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ الْوَدَاعُ، فَأَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ الْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَرَكِبَ فَوَقَفَ لِلنَّاسِ بِالْعَقَبَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ هَدَرٌ وَأَوَّلُ دِمَائِكُمْ دَمُ إِيَاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ رِبًا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ أَوْضَعُ، لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ، لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَهُوَ الْيَوْمَ كَهَيْئَةِ يَوْمِ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ رَجَبُ مُضَرَ بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَإِنَّ

[1] مسند أحمد (23/ 331)

[2] مسند أحمد (28/ 363)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّسِيءَ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَجْعَلُونَ صَفَرَ عَامًا حَرَامًا وَعَامًا حَلَالًا، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ عَامًا حَلَالًا وَعَامًا حَرَامًا، وَذَلِكَ النَّسِيءُ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا آخِرَ الزَّمَانِ وَقَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمُحَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَاحْذَرُوهُ فِي دِينِكُمْ، أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النِّسَاءَ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ، أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللَّهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقٌّ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقٌّ، وَمِنْ حَقِّكُمْ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ وَلَا يَعْصِينَكُمْ فِي مَعْرُوفٍ فَإِذَا فَعَلْنَ ذَلِكَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، فَإِذَا ضَرَبْتُمْ فَاضْرِبُوا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِذَا اعْتَصَمْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ، أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ. قَالَ: أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ. قَالَ: أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ. قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا الشَّهْرِ، أَلَا لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ أَلَا فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ» ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ أَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مِرَارٍ "[1]

5- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَلَكِنْ قَدْ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمُحَقَّرَاتٍ»[2]

[1] المنتخب من مسند عبد بن حميد (1/ 270)

[2] مسند البزار (10/ 632)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

6- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: «قَدْ يَئِسَ الشَّيْطَانُ بِأَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِكُمْ وَلَكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ، فَاحْذَرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَضِلُّوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِﷺ، إِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ أَخٌ مُسْلِمٌ، اَلْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ، وَلَا تَظْلِمُوا، وَلَا تَرْجِعُوا مِنْ بَعْدِي كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ» "وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِأَحَادِيثِ عِكْرِمَةَ وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِأَبِي أُوَيْسٍ، وَسَائِرُ رُوَاتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ، وَهَذَا الْحَدِيثُ لِخُطْبَةِ النَّبِيِّ ﷺ مُتَّفَقٌ عَلَى إِخْرَاجِهِ فِيْ الصَّحِيحِ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ، وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟» وَذِكْرُ الِاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ فِيْ هَذِهِ الْخُطْبَةِ غَرِيبٌ وَيَحْتَاجُ إِلَيْهَا. وَقَدْ وَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ[1]

7- عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ، وَلَكِنَّهُ رَضِيَ مِنْهُمْ بِمَا يَحْقِرُونَ» كَذَا رَوَاهُ أَبُو حُذَيْفَةَ عَلَى شَكٍّ فِيهِ، وَرَوَاهُ مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مَاهَانَ، عَنْ

[1] المستدرك (1/ 171) (التعليق -من تلخيص الذهبي) 318- احتج البخاري بعكرمة واحتج مسلم بأبي أويس عبد الله وله أصل في الصحيح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.[1]

8- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ، وَلَكِنَّهُ سَيَرْضَى مِنْكُمْ بِدُونِ ذَلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ، وَهِيَ الْمُوبِقَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَاتَّقُوا الْمَظَالِمَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يَرَى أَنْ سَتُنْجِيهِ، فَمَا زَالَ عَبْدٌ يَقُومُ يَقُولُ: يَا رَبِّ ظَلَمَنِي عَبْدُكَ فُلَانٌ بِمَظْلِمَةٍ. قَالَ: فَيَقُولُ: امْحُوا مِنْ حَسَنَاتِهِ . قَالَ: فَمَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى مَا يَبْقَى مَعَهُ حَسَنَةٌ مِنَ الذُّنُوبِ، وَإِنَّ مَثَلَ ذَلِكَ كَسَفْرٍ نَزَلُوا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ مَعَهُمْ حَطَبٌ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ لِيَحْتَطِبُوا فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنِ احْتَطَبُوا وَأَنْضَجُوا مَا أَرَادُوا . قَالَ: فَكَذَلِكَ الذُّنُوبُ» قَالَ الشَّيْخُ أَحْمَدُ رَحِمَهُ اللَّهُ: وَهَذَا وَأَمْثَالُهُ لَنْ تُدْرِكَهُ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يُعَذَّبَ بِذُنُوبِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ.[2]

9- عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كُنْتُ آخِذًا بِزِمَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، أَذُودُ عَنْهُ النَّاسَ، فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلْ تَدْرُونَ فِي أَيِّ يَوْمٍ أَنْتُمْ؟ وَفِي أَيِّ شَهْرٍ أَنْتُمْ؟ وَفِي أَيِّ بَلَدٍ أَنْتُمْ؟» قَالُوا: فِي يَوْمٍ حَرَامٍ، وَشَهْرٍ حَرَامٍ، وَبَلَدٍ حَرَامٍ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَهُ»، ثُمَّ قَالَ: «اسْمَعُوا مِنِّي! تَعِيشُوا، أَلَا لَا تَظْلِمُوا، أَلَا لَا تَظْلِمُوا، أَلَا لَا تَظْلِمُوا، إِنَّهُ لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ، وَمَالٍ وَمَأْثَرَةٍ كَانَتْ فِي

[1] حلية الأولياء (7/ 86)

[2] الآداب للبيهقي (1/ 338) شعب الإيمان (9/ 409)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي هَذِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ يُوضَعُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَإِنَّ اللّٰهَ قَضَى أَنَّ أَوَّلَ رِبًا يُوضَعُ، رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ، لَا تَظْلِمُونَ، وَلَا تُظْلَمُونَ، أَلَا وَإِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿**إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِى كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ**﴾، أَلَا لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ، وَلَكِنْ (1) فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَكُمْ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ، لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا، وَإِنَّ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا (2) : أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا غَيْرَكُمْ، وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِأَحَدٍ تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ خِفْتُمْ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ، وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ»، قَالَ حُمَيْدٌ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ (3) : مَا الْمُبَرِّحُ؟ قَالَ: الْمُؤَثِّرُ، «وَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَإِنَّمَا أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ألا وَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنْ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا»، وَبَسَطَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: «أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟ أَلَا»[1]

10- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ، وَأَبُو أُمَامَةَ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالُوا: خَرَجَ إِلَيْنَا

[1] مسند أحمد (34/ 300)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَمَارى فِي شَيْءٍ مِنَ الدِّينِ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ، ثُمَّ انْتَهَرَنَا، فَقَالَ: «يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! لَا تُهَيِّجُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَهَجَ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ: أَبِهَذَا أُمِرْتُمْ؟ أَوَ لَيْسَ عَنْ هَذَا نُهِيتُمْ، أَوَ لَيْسَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهَذَا؟ ثُمَّ قَالَ: ذَرُوا الْمِرَاءَ لِقِلَّةِ خَيْرِهِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ نَفْعَهُ قَلِيلٌ، وَيُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْإِخْوَانِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ الْمِرَاءَ لَا تُؤْمَنُ فِتْنَتُهُ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ الْمِرَاءَ يُورِثُ الشَّكَّ وَيُحْبِطُ الْعَمَلَ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُمَارِي، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ الْمُمَارِيَ قَدْ تَمَّتْ حَسَرَاتُهُ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَكَفَى بِكَ إِثْمًا لَا تَزَالُ مُمَارِيًا، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الْمُمَارِيَ لَا أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَأَنَا زَعِيمٌ بِثَلَاثَةِ أَبْيَاتٍ فِي الْجَنَّةِ: فِي وَسَطِهَا، وَرِبَاضِهَا، وَأَعْلَاهَا لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ صَادِقٌ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ مَا نَهَانِي رَبِّي تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَشُرْبِ الْخَمْرِ الْمِرَاءُ، ذَرُوا الْمِرَاءَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يُعْبَدَ وَلَكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ مِنْكَ بِالتَّحْرِيشِ، وَهُوَ الْمِرَاءُ فِي الدِّينِ، ذَرُوا الْمِرَاءَ، فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارَى عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَإِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، كُلُّهَا عَلَى الضَّلَالَةِ، إِلَّا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا السَّوَادُ الْأَعْظَمُ؟ قَالَ: «مَنْ كَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي، مَنْ لَمْ يُمَارِ فِي دِينِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَمْ يُكَفِّرْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ بِذَنْبٍ» وَذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَمَّا سَمِعَ هَذَا أَهْلُ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يُمَارُوا فِي الدِّينِ، وَلَمْ يُجَادِلُوا، وَحَذَّرُوا الْمُسْلِمِينَ الْمِرَاءَ وَالْجِدَالَ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَأَمَرُوهُمْ بِالْأَخْذِ بِالسُّنَنِ، وَبِمَا كَانَ عَلَيْهِ الصَّحَابَةُ رضی اللہ عنہم، وَهَذَا طَرِيقُ أَهْلِ الْحَقِّ مِمَّنْ وَفَّقَهُ اللَّهُ تَعَالَى، وَسَنَذْكُرُ عَنْهُمْ مَا دَلَّ عَلَى مَا قُلْنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ.[1]

11- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَيَعْرِضُ فِي صَدْرِي الشَّيْءُ لِأَنْ أَكُونَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: «وَالْحَمْدُ لِلَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ بِأَرْضِي هَذِهِ، وَلَكِنَّهُ قَدْ رَضِيَ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ أَعْمَالِكُمْ»[2]

[1] الشريعة للآجري (ص: 433)

[2] المعجم الكبير (20/ 72)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مکتبہ بیت السلام

لاہور۔ الریاض

غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

www.bait-us-salam.com bait.us.salam1@gmail.com

facebook.com/baitussalambookstore

0321-9350001, 0320-6666123, 042-37320422